صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 13 ستمبر 2022ء بمطابق 16 صفر المظفر 1444 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ

وَالۡعَصۡرِ ۙ o اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ o اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ o وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ۔

(ترجمہ): زمانے کی قسم۔ انسان در حقیقت بڑے خسارے میں ہے۔ سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے، اور نیک اعمال کرتے رہے، اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 15098، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 15098 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع، ٹانک، بنوں، کرک، ہنگو، دیر، کوہستان اور چترال کے ہسپتالوں میں ڈاکٹروں اور دیگر عملے کی کمی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اضلاع کے چھوٹے بڑے ہسپتالوں میں ڈاکٹروں اور دیگر عملہ کی کتنی آسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں، اس کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ اضلاع کے چھوٹے بڑے ہسپتالوں میں ڈاکٹر، نرسز اور پیرامیڈیکس کی خالی آسامیوں کی ضلع وار تفصیل درجہ ذیل ہے، مزید برآں ڈسٹرکٹ کوہستان اپر دیر میں پیرامیڈیکس کی مختلف کیٹیگریز کی خالی آسامیاں تشہیر کے لئے اخبار میں دے دی گئی ہیں اور جلد ہی ان آسامیوں کو پر کر دیا جائے گا۔

S. No	Districts	Doctors			Nurses			Paramedics		
		Total Posts	Filled	Vacant	Total Posts	Filled	Vacant	Total Posts	Filled	Vacant
1	Tank	120	50	70	47	25	22	206	138	68
2	Bannu	130	104	26	20	20	0	331	275	56
3	Karak	353	221	132	183	140	43	379	230	149
4	Hangu	154	90	64	72	42	30	187	160	27
5	Dir	681	401	65	456	348	108	1006	541	465
6	Kohistan	94	49	45	61	10	51	229	115	114
7	Chitral	247	119	128	143	142	1	404	371	33

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، ډیره مننه. زما کوئسچن دا دے "آیایہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع ٹانک، بنوں، کرک، ہنگو، دیر، کوہستان اور چترال کے ہسپتالوں میں ڈاکٹروں اور دیگر عملے کی کمی ہے؟ ڈیپارٹمنٹ نے مانا ہے کہ ہاں کمی ہے، اور پھر انہوں نے اس کے ساتھ ایک Performa لف کیا ہے اور اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ کہاں پر پوسٹیں ہیں اور کس کس کیٹیگری میں پوسٹیں خالی ہیں، یہ صفحہ نمبر 2 پر آپ ملاحظہ فرمائیں۔ ٹانک میں یہ کہتے ہیں کہ ڈاکٹرز کی ٹوٹل ڈسٹرکٹ ٹانک میں، اور یہ جتنے بھی سب ضلعے ہیں، ڈسٹرکٹس ہیں، یہ سارے Backward ہیں، پسماندہ ہیں، اب ٹانک ضلع میں انہوں نے یہ Specification نہیں لکھی ہے، کس کس ڈسپنسری میں پوسٹس خالی ہیں، ہسپتال میں یا بی ایچ یو میں، آر ایچ سی میں یا ٹائپ ڈی ہسپتال، لیکن انہوں نے As a

total دی ہے کہ ضلع ٹانک میں ڈاکٹروں کی ٹوٹل جو پوسٹس ہیں، ایک سو بیس (120) ہیں، ان میں پچاس پر کام کر رہے ہیں، ڈاکٹرز، اور ان میں ستر (70)، آپ اندازہ لگائیں کہ ایک سو بیس (120) میں سے Fifty filled ہیں اور ستر (70) ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ اسی طرح انہوں نے نرسز کے بارے میں ٹوٹل پوسٹس جو ہیں سینتالیس (47) ہیں، ان میں جو Filled ہیں وہ پچیس اور بائیس ان میں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ پیرامیڈیکس میں اگر آپ ملاحظہ فرمائیں، Total posts two hundred and six ہیں، ان میں جو Filled ہیں وہ One hundred and thirty eight ہیں اور Sixty eight ہیں۔ اسی طرح تمام ضلعوں کا یہ حال ہے، تو میں تو صرف منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ چونکہ یہ ایسے بھی یہ اضلاع Backward بھی ہیں اور آج کل بیماریاں بھی زیادہ بڑھ چکی ہیں اور جب وہاں پر اب ڈاکٹرز نہیں ہیں، پھر ڈاکٹروں کے علاوہ وہاں نرسز نہیں ہیں، پیرامیڈیکس نہیں ہیں تو کس طرح یہ ہسپتالیں چلاتے رہیں گے، اور لوگوں کو کس طرح آپ Medical facilities provide کریں گے؟ تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی منسٹر صاحب سے، Press کرنا نہیں چاہتا ہوں کہ وہ کم از کم ان کو یہ، کیونکہ اب آپ دیکھیں کہ ڈاکٹرز زیادہ تر Jobless بھی ہیں، یہاں بیروزگار پھر رہے ہیں، نرسز کا بھی یہ حال ہے، پیرامیڈیکس کا بھی یہی حال، تو اگر آپ اس پہ ایڈورٹائزمنٹ کر لیں، کیونکہ یہ Sanctioned posts ہیں، یہ کرنٹ بجٹ میں آتی رہتی ہیں، یہ نئی پوسٹس نہیں ہیں، یہ Strengthening مطلب ہے Already budget میں، تو اس میں آپ ایڈورٹائزمنٹ کر کے آپ Transparent manner میں اس کی سیلیکشن کر لیں تاکہ یہاں پر Fill ہو جائیں اور لوگوں کو سہولت فراہم کی جائے۔ تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نگہت اورکزئی، سپلیمنٹری، ایک منٹ، سپلیمنٹری، نگہت اورکزئی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سپلیمنٹری جی، سپلیمنٹری ہے جناب سپیکر صاحب، میں سوال نمبر جو خوشدل خان صاحب نے کیا ہے، اس میں ضم شدہ اضلاع کیلئے بھی 481 نرسیں جو ہیں ان کی ایڈورٹائزمنٹ بہت زیادہ کوشش اور تگ و دو کے بعد ہوا تھا اور جس میں سے ابھی تک ایک سو سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں، جس کی Waiting list بھی بنائی گئی ہے لیکن پچھلے دو مہینوں سے یہ Waiting list بنی ہوئی ہے تو جناب سپیکر صاحب، Waiting list پر امیدواران ان آرڈرز کے منتظر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن محکمہ نے ان کو روکا ہوا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی جناب سپیکر صاحب، کہ اس Waiting list پہ

جوامیدوار ہیں، ان کے آرڈرز جلد از جلد کیوں نہیں ہوتے ہیں؟اور ان لوگوں کو، اور یہ میں چاہونگی کہ منسٹر صاحب Floor of the House مجھے یہ یقین دہانی کروائیں کہ یہ سو پوسٹیں جو ضم اضلاع کیلئے Waiting list میں ہیں توان کو کب تک کروائیں گے ؟اور یہ Surety مجھے دی جائے اور دوسرا جناب سپیکر صاحب، اسی کے متعلق کیونکہ صحت کے متعلق ہی سوال ہے کہ باہر جو Foreign office سے جو ڈاکٹرز آتے ہیں جناب سپیکر صاحب، ان کو یہاں پہ ہاؤس جاب نہیں ملتی ہے تو اس کے بارے میں بھی مجھے ذرا بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، وہ، نہیں نہیں، شگفتہ ملک صاحبہ اور اس کے بعد Last supplementary.

محترمہ شگفتہ ملک: ډیره مننه جی۔ دا سوال جی ډیر زیات مهم دے او زه به دیکښې د هنګو حوالې سره خبره کوم۔ سپیکر صاحب، یو کال اوشو چې زه هنګو ته تلې وومه او هلته کښې لوکل زنانؤ چې ما ته کوم کمپلینټس کړی وو چې دلته دومره غټ هاسپیټل دے، "شهید فرید" نوم باندې چې کوم هنګو کښې هسپتال دے، تاسو یقین اوکړئ چې د ایم ایس نه علاوه هلته کښې د ډاکټرانو حوالې سره زه تاسو ته خبره کوم چې هلته ما ته زنانؤ ما ته دا خبره کوله چې دلته ماشومانو د پاره یا زنانؤ د پاره مسئلې راشی نو دلته ورته وائی چې مونږ سره ډاکټران نشته، تاسو پیښور ته لاړشئ یا ورته وائی چې تاسو ئے پرائیویټ ته ریفر کړئ۔ اوس دا اوګورئ جی چې دا اربونو روپو باندې جوړ دے، زه تاسو ته جی لږ په دې ځکه خبره کوم دا سټینډنګ کمیټئ ته تلے دے دا کال اټنشن، سټینډنګ کمیټئ کښې یو کال اوشو جی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، تاسو به خبره نه کوئ، تاسو صرف خپل کوئسچن اوکړئ، سپیچ به نه کوئ جی، تاسو خپل سوال اوکړئ جی۔

محترمہ شگفتہ ملک: زه تاسو ته صرف دا وایم چې منسټر صاحب، ګورئ جی، منسټر صاحب دې دا خبره اوکړی چې په هنګو کښې اوسه پورې ډاکټران چې دی، یو کال اوشو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټھیک ده جی۔

محترمہ شگفتہ ملک: هغه اوسه پورې کميټئ کښې دے او په هغې نه ډاکټران تلې دي نه ګائنی څوک شته، نه ټيکنيشن شته، نو دا ولې سيريس نه اخلی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ده جی۔ میاں نثار گل صاحب، Last Supplementary، ختم ہو گئے ہیں جی، تین سپلیمنٹری ہو گئے ہیں۔ جی میاں نثار گل صاحب کا مائیک On کریں۔

میاں نثار گل: شکریہ، جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، تین نمبر سیریل میں اگر آپ کرک کو دیکھ لیں، اس میں ٹوٹل پوسٹیں ہیں 353 اور ڈاکٹرز کی 132 پوسٹیں Vacant ہیں، اور اس کے ساتھ نرسز کی اگر آپ ٹوٹل دیکھ لیں، ایک سو تریاسی (183)، اس میں نرسز کی Vacant پوسٹیں 43 ہیں اور پیرامیڈیکس سٹاف میں 149 پوسٹیں خالی پڑی ہیں، جناب منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میرے خیال میں ڈاکٹرز اس احتجاج میں بھی روزانہ آتے ہیں کہ ہمیں نوکریاں دی جائیں اور آپ یہ دیکھ لیں کہ پورے اضلاع جن میں ہنگو بھی ہے، کرک بھی ہے، ٹانک بھی ہے، تو منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آپ کی تو پالیسی یہ ہے کہ صحت کارڈ آپ نے شروع کیا ہے اور ہیلتھ ریفارمز بھی آپ دے رہے ہیں لیکن جب آپ کے ہسپتال ڈاکٹرز سے خالی پڑے ہوں تو لوگوں کا کس طرح علاج ہو گا؟ برائے مہربانی جس طرح بھی ہو، ان پوسٹوں پر نئے ڈاکٹرز بھی بھرتی کرنے ہیں، یہاں آپ ایک پالیسی ابھی لائے تھے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ، ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں لیکن کم از کم اس میں پھر ہسپتالوں میں جو تکالیف ہیں لوگوں کی، ان کو ختم ہونا چاہیئے۔ یہ خوشدل خان نے جو سوال کیا ہے، یہ بڑا Sensitive سوال ہے اور آپ نے میرے خیال میں اس کا صحیح جواب دینا ہو گا کہ کم از کم یہ سوال ایسا نہ ہو کہ اس طرح ہو جائے یا اس کو کمیٹی میں بھجوادیں، کیونکہ پورے ہسپتال ڈاکٹروں کے بغیر چل رہے ہیں، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ تیمور سلیم جھگڑا صاحب، تیمور صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): سپیکر صاحب، یہ واقعی سنجیدہ سوال ہے اور سنجیدہ طریقے سے کیا گیا، تو میرے خیال میں یہ ایک اسی طرح سنجیدہ سیریس جواب Merit کرتا ہے، یہ واقعی سچ ہے کہ ہماری Peripheries میں آسانی سے ڈاکٹرز نہیں جاتے، اس کی وجہ وہی ہے کہ وہ ہمارا جو روایتی سسٹم ہے اس کی کچھ Limitations ہیں، زیادہ پیدائش جو ہے سٹاف کی، وہ بڑے اربن سنٹرز میں ہوتی ہے، KP میں پشاور میں ہوتی ہے، وہ لوگ پشاور سے باہر، بلکہ پشاور کے ضلع کے اندر دور دراز علاقوں میں نہیں جانا چاہتے۔ خوشدل خان صاحب کا جو علاقہ ہے، میں یہاں سے کوئی بھیجوں تو وہ تین ہفتے میں

سفارش آجاتی ہے کہ وہ حیات آباد میں کام کرنا چاہتا ہے، یہ تو ایک ٹریڈیشنل چیلنج رہا ہے، ہم نے کسی حد تک یہ Solve کیا ہے لیکن ہمیں یہ Solve کرنا ہے Permanently، تو میں اس لئے اس کے لئے اس پہ چار پانچ منٹ مانگوں گا کہ اس پہ ہمیں ساری اسمبلی کی سپورٹ چاہیئے کیونکہ جو جو چیزیں In process ہیں وہ میرے خیال میں اس کو حل کر دیں گی۔ نمبر ایک، پوسٹنگز ٹرانسفرز کا سسٹم، کوشش کر رہے ہیں کہ زیادہ شفاف بنائیں کیونکہ ایک نیچرل ڈیمانڈ ہے لوگوں کے پشاور آنے کا، جو E-Transfer System بنایا ہوا ہے تو جو لوگ پشاور سے باہر جانا چاہتے ہیں، ان کی ٹرانسفر یکدم سے پراسیس ہو جاتی ہے، ایسے لوگ ہوتے ہیں، اچھا، دوسری چیز جو ہے، وہ یہ ہے کہ جیسے فاٹا کے کچھ اضلاع ہیں، وہاں پہ سٹاف ملتا نہیں، پیرامیڈیکس سٹاف مل جاتا ہے، پیرامیڈیکس سٹاف کی کمی پورے صوبے میں کم ہے، زیادہ تر جب میں نے سب سے Backward اضلاع میں بھی دیکھا ہے، پیرامیڈیکس سٹاف جو ہے وہ Ninety percent plus بھرتی ہوا ہوتا ہے، ایشو ہوتا ہے ڈاکٹرز نرسز کا، اس میں دو کامیاب تجربے ہیں جو In process ہیں، پہلا ہے کنٹریکٹ ڈاکٹرز کا، اور اس کا جواب دیتے ہوئے میں یہ Opportunity بھی لے لیتا ہوں کہ اس پہ جو خدشات ہیں، وہ اس پہ ایم پی ایز بھی اور جنرل پبلک بھی Clear ہوں کہ وہ خدشات بھی ذرا ہے ہم Clear کر دیں۔ کنٹریکٹ ڈاکٹرز کا اختیار ہم نے ابھی ہر ایم ایس کو دیا ہوا ہے اور ہر ڈی ایچ او کو دیا ہوا ہے کہ جہاں پر آپ کے پاس خالی پوسٹس ہیں اور خالی پوسٹس پہ جو Permanent لوگ نہیں ہیں، جب تک Permanent لوگ نہ ہوں آپ Application لکھیں اور آپ کنٹریکٹ پہ بہتر تنخواہ پہ لیں۔ اس پہ جو پہلا Round ہوا، اس میں کچھ پراسیس میں بہتری ہو سکتی تھی۔ دوسرا Round ہو گا، تقریباً تین سو ڈاکٹرز جو ہیں وہ Hire ہو گئے ہیں، وہ تین سو ڈاکٹرز End of September تک میرے خیال میں سارے رپورٹ کر لیں گے، اب وہ پراسیس اوپن ہے، جو بھی ایم ایس جو بھی ڈی ایچ او چاہتا ہے دوسرا Round بھی کر لے، دوسرے Round میں کوئی 264 شاید پوسٹس ہیں Exact figure میرا اگر تھوڑا سا کم زیادہ بھی ہو، کئی کئی ایم ایس یا ڈی ایچ او خود نہیں مانگ رہے ہیں، جہاں پہ بھی کسی کو پتہ ہو کہ میرے پاس سپیشلسٹ سٹاف کی کمی ہے تو وہ ٹھیک کریں، پہلے Round میں کنٹریکٹ سٹاف میں یہ ایک ایشو ہوا تھا کہ Clear priority ڈسٹرکٹس کو پہلے نہیں دی تھی، ابھی وہ Rules بھی Change کر رہے ہیں کہ کوشش کریں کہ پہلے اگر ڈسٹرکٹ کا بندہ ہو تو اس کو کنٹریکٹ ملے، نہ ہو تو پھر صوبے کا، یہ بھی Openness ڈالی گئی ہے کہ اگر صوبے کا کوئی Apply نہ

کرے اور باہر سے کوئی Apply کرے تو اس کو بھی لے آئیں تاکہ کمی نہ ہو، اس سے زیادہ تو ہو نہیں سکتا۔ اچھا، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سارا سٹاف جو ہے وہ کنٹریکٹ صرف بھرتی ہوگا، ہم سول سرونٹس کو نہیں ختم کر رہے ہیں اور Already انسٹرکشنز دی ہیں جو خالی پوسٹس ہیں، اس پہ پبلک سروس کمیشن کو بھی لکھا جائے کہ ساتھ ساتھ جو ہے وہ جو خالی پوزیشنز ہیں ان کی ریکروٹمنٹ بھی ساتھ ساتھ چلے تو ایک تو یہ ہو گیا کنٹریکٹ ڈاکٹرز کا، اچھا وہ چونکہ کامیاب تجربہ رہا تو ہم یہ ابھی Extend کریں گے، نرسز کو بھی، کیونکہ نرسز کی کمی ہے تو نرسز بھی جہاں پر Permanent staff سے نہ ملیں، وہ ضلع میں کنٹریکٹ پہ آ جایا کریں تو یہ بھی ایک Permanent مسئلہ حل ہو جائے گا۔ نرسز کی بات کرتے ہوئے، نگہت بی بی کے سوال کا اسی وقت جواب دیتے ہوئے، جو Waiting list والا ایشو ہے وہ کورٹ میں چیلنج ہوا ہے، ابھی انہوں نے بتایا ہے، اگر وہ جلدی Resolve ہو سکے، Otherwise ڈیپارٹمنٹ کا کوئی ایشو نہیں ہے، وہ ہم جلد سے جلد وہ نکال دیں گے اور اسی طرح وہ تو ایک ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ ہے، میں چاہتا ہوں کہ نرسز کو بھی کنٹریکٹ پہ لینے کا، Permanent employment کے ساتھ یہ ہمارے پاس دوسرا طریقہ ہو تاکہ جہاں جہاں پہ نرسز کی کمی ہو، ہسپتال خود مختار ہو، نرسز Hire کرنے میں۔ جو تیسری چیز ہے، اور وہ میاں نثار گل صاحب نے کہا اور میرے خیال میں تقریباً Ninety percent MPAs نے اس کی تعریف کی ہے، وہ ہے یہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ہاسپیٹلز، اس پہ شاید آگے کوئی سوال بھی ہے اگر مجھے یاد ہو، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ہاسپیٹلز کو بھی ہم وہ Capacity جو ہمارے پاس Spare ہوتی ہے، وہ ہم دینا چاہتے ہیں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ موڈ میں، کیونکہ ہم نے دیکھے ہیں کہ جو ہمارے پاس بارہ تیرہ ہاسپیٹلز اس Mode میں چل رہے ہیں، ان کے بڑے اچھے ریزلٹس آئے ہیں، تو جب یہ کنٹریکٹ ڈاکٹرز اور ساتھ ہمارے Traditional Mode میں بھی ہسپتال جو ہیں وہ چل رہے ہونگے Parallel پہ، تو میرے خیال میں Ninety percent جو سٹاف کی اور Expertise کی اور Even جو دور دراز اضلاع میں سپیشلسٹ کی کمی ہے وہ حل ہو جائے گی، PPP Hospitals میں ہم نے Fifty eight hospitals advertise کئے، Capacity وہ صرف Thirty percent bed capacity ہے لیکن وہ سارے وہ کیٹیگری ڈی یا کیٹیگری سی ہاسپیٹلز ہیں جہاں پہ یا سپیشلسٹ کی کمی ہے یا ان کی او پی ڈی اور ایمرجنسی اتنی کم ہے کہ وہ Clear ہے کہ کئی کئی وہ سپیشلسٹس نہیں آتے یا وہ جو Capacity پہ جس ہاسپیٹل کو چلنا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کے حلقے میں جو گڑھا تاجک تھا، ہم نے ایک ساتھ وزٹ

کیا، اس کے بعد بھی میں دیکھ رہا ہوں، ابھی جو Latest، ایم ایس بھی وہاں پہ گئی تھی، تو رپورٹ آئی تھی کہ کچھ سٹاف جو ہے وہ نہیں Turn up کر رہا تھا، پھر وہ کر رہا تھا، تو یہ تینوں پراسیس ہم ساتھ چلائیں گے، شاید سارے Fifty eight hospitals ایک ہی رو میں نہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ہاسپیٹلز موڈ میں چلیں، لیکن ان کو ہم نے مارکیٹ کو ایڈورٹائز کر دیا ہے، ابھی دیکھتے ہیں کہ مارکیٹ کی کتنی Capacity ہے کہ وہ کتنی Absorb کرتی ہے، Again میں یہ کہتا ہوں، یہ پرائیویٹائزیشن ہرگز نہیں ہے، یہ سرکاری ہسپتال چلانے کا ایک اور Alternative طریقہ جو مریض کے لئے اسی طرح مفت ہو گا، وہی بجٹ جو ہسپتال کا ہو گا اس کو Online میں جائے گا۔ یہ غزن جمال صاحب بیٹھے ہیں، ان کے ڈسٹرکٹ کا جو ڈی ایچ کیو ہے وہ سب سے پہلے میں نے دیکھا تھا، جو PPP Mode میں چل رہا ہے، یہاں تیراہ ویلی سے وہ سارے لوگ آتے ہیں اور اس کی ہمارے بہت سے ڈی ایچ کیوز سے زیادہ او پی ڈی ہے، اور اس کو ذرا ہم Contrast کرتے ہیں، جو کہ ہمارا ہاسپیٹل کل پرسوں جو ٹی وی پہ آ رہا تھا، لاڑکانہ کا یہی ایشو ہے ناں، سارے پاکستان میں کم از کم ہمارے ہاسپیٹلز کو تالے نہیں لگے ہوتے، ہاں ضرور کہیں کہیں بی ایچ یوز میں ڈاکٹر جلدی چلا جاتا ہے یا کوئی اور، میرے خیال میں بہت Improvement آئی ہے لیکن بہت Improvement کی گنجائش ہے، اس کے لئے ہم پولیٹیکل پریشر بھی برداشت کرتے ہیں، یہ نئے ریفارمز کر کے، لیکن میرے خیال میں دسمبر جنوری تک جب یہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ موڈ ہاسپیٹلز میں چلے جائیں گے تو ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ ہمارے جو سارے، اس میں ہنگو کا ڈی ایچ کیو بھی ہے کہ وہ میں نے خود وزٹ کیا ہے، بڑا خوبصورت ہاسپیٹل ہے لیکن Under capacity چل پڑا، دو تین ایم ایس بھی Change کئے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ پشاور سے وہ صرف دو گھنٹے کا راستہ ہے لیکن ڈاکٹرز وہاں پہ ٹرانسفر کریں تو وہ واپس آنا چاہتے ہیں، Right، تو ہمیں کہیں کہیں اپنے سسٹم کو Adopt کرنا ہے کہ پبلک کو Easy delivery ملے اور وہ ہم وہ کر رہے ہیں، اس لئے جو کرک کا تھا، کرک کے لئے خوشخبری یہ ہے، حالانکہ وہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ لسٹ پہ نہیں ہے، جب یہ تیس چالیس ہاسپیٹلز بھی اگر چلے جائیں گے پبلک پرائیویٹ ہاسپیٹلز تو ہمیں باقی ڈاکٹرز کو Post کرنے میں آسانی ہو جائے گی کیونکہ وہ خالی پوسٹس جو ہیں وہ کم رہ جائیں گی، ہم ڈاکٹرز کو Post کر سکیں گے، یہ ڈاکٹرز ان PPP Hospitals سے بھی کام کر سکیں گے، جہاں پہ کمی ہو گی وہ جلدی سے کنٹریکٹ پہ ایریا کو جا سکے گا۔ تو بڑا اچھا تجربہ ہے، میں ان میں اسی کی جو Latest مثال تھی، جو میں نے خود ساؤتھ وزیرستان میں دیکھا تھا،

وہاں پہ دو ہاسپیٹلز دیکھے تھے، آج سے کوئی ڈیڑھ سال پہلے، ایک ہے شولام میں جو وانا سے کوئی دس کلو میٹر دور تھا، وہ چالیس Beds کا ہاسپیٹل تھا، وہ Fully occupied ہوتا تھا، وہاں پہ وہ PPP Mode میں چل رہا تھا، وہاں کراچی سے بھی سپیشلسٹس آکر کام کرتے تھے، ایک تھا وانا کا ہاسپیٹل، جس کی ٹوٹل اوپی ڈی دن کی Hundred بھی نہیں تھی اور وہ کوئی چار پانچ سو Beds کا ہاسپیٹل ہے، اب وہ جو ہم نے Out source کر دیا PPP Mode میں، ابھی وہ Fully operational بھی نہیں ہے، کچھ لوکل کے مسائل تھے، ڈی سی نے بڑا اچھا کام کیا، وہ Within a month اس کی اوپی ڈی سو سے آٹھ سو، ساڑھے آٹھ سو تک چلی گئی ہے، تو میرے خیال میں یہاں پہ یہ جو Highlight کئے ایشوز، یہ خوشدل خان صاحب نے بھی صحیح Highlight کئے، میرے خیال میں یہ تین چار چیزیں اور ان کے ساتھ ان کو بجٹ کا بھی اختیار دے دیا، چاہے وہ سرکاری ہاسپیٹل ہو، PPP Hospital کے پاس تو اپنے بجٹ کا اختیار ہے، IMU اس کو چیک کرے گا لیکن سرکاری ہاسپیٹل میں بھی بجٹ کا اختیار ایم ایس کو دے دیا کہ وہ Maintenance کر سکے، وہ Repair کر سکے، وہ ہیلتھ مینجمنٹ کونسل بنا کر انفراسٹرکچر کا کام بھی کر سکتا ہے، تو جہاں جہاں پہ یہ کام کر رہا ہے اس کے Results already بڑے اچھے آئے ہیں، چھ ہاسپیٹلز کو ہم نے Pilot کیا تھا، "مولوی جی ہاسپیٹل پشاور" میں آپ فرق دیکھ سکتے ہیں، "نصیر اللہ بابر ہاسپیٹل" میں آپ فرق دیکھ سکتے ہیں، ایبٹ آباد میں ڈی ایچ کیو میں آپ فرق دیکھ سکتے ہیں، ہری پور مین ڈی ایچ کیو میں آپ فرق دیکھ سکتے ہیں اور چارسدہ ڈی ایچ کیو، یہ پانچ ہاسپیٹلز میں یہ Pilot ہوا ہے اور بہت اچھے ریزلٹس ہیں۔ شکریہ جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: منسٹر صاحب نے بہت تفصیلی جواب دے دیا، میں ان کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں، کچھ Suggestions ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حکومت اپنی طرف سے کوشش کر رہی ہے کہ کوئی خالی جگہ نہ رہے، اصل میں ایک ڈاکٹر جو ہے نا، ڈاکٹر پر ملک کا، قوم کا، والدین کا بڑا خرچہ آتا ہے، ایف ایس سی کرنے کے بعد وہ پانچ سال میڈیکل کالج میں، پبلک سیکٹر میں ہو یا پرائیویٹ سیکٹر میں ہو، اس پر پیسہ خرچ ہو کر جب وہ Employment کے لئے جاتا ہے، ابھی Recently پبلک سروس کمیشن نے میرے خیال میں، More than hundred candidates recommended for appointment as Medical Officer اب جب یہاں پشاور کا ایک

ڈاکٹر ہے اور اس کی آپ پوسٹنگ ہنگو میں کرتے ہیں، ٹانک میں کر دیتے ہیں اور یا کرک میں کر دیتے ہیں، He is not willing to join that very post for the reasons اس وجہ سے کہ وہاں پر آپ وہ Facilities نہیں دے سکتے ہیں، نہ آپ وہ Incentives دیتے ہیں کیونکہ وہ یہاں پر بھی grade 17th میں جب وہ پشاور میں کام کرتا ہے، اس سے زیادہ تنخواہ یہاں لیتے ہیں، زیادہ Facilities دیں، یہاں لوڈ شیڈنگ کم ہوتی ہے، یہاں Facilities سب کچھ، جب ٹانک میں وہ جاتا ہے تو وہاں ان کی تنخواہ بھی کم ہوتی ہے، وہاں پر ان کو Accommodation بھی نہیں ملتی ہے، نہ پرائیویٹ جگہ Accommodation ملتی ہے نہ آپ کے ہسپتال میں Accommodation اور جو آپ کے ہسپتالوں میں Accommodation ہے اس میں وہ Facilities جو Basic facilities ہیں، اس میں وہ کمی ہوتی ہیں، اب وہاں پر گیس نہیں ہوتی ہے، وہاں پر بجلی نہیں ہوتی، ان کے بچے ہوتے ہیں، ان کے بچوں کی تعلیم کی وہ ہوتی ہے، جب یہاں پشاور میں ان کا بچہ ہوتا ہے، وہ اچھے سکول میں جائے گا، اب ٹانک میں ہسپتال کا یہ حال ہے تو وہاں کے سکولوں کا کیا حال ہے؟ تو حقیقت میں یہاں بعض ایسی پوسٹیں ہیں، یہ دونوں آپ کے ڈیپارٹمنٹ میں بھی یہی حال ہے اور ایجوکیشن میں بھی یہی حال ہے، زیادہ تر اور علاقوں کے ٹیچرز یا ڈاکٹرز یہاں پشاور میں بیٹھے ہوتے ہیں، یہاں پر Detain پر کام کرتے ہیں، تنخواہ وہاں سے لیتے ہیں لیکن یہاں ہسپتالوں میں اور سکولوں میں بیٹھے۔ میں Suggest کرتا ہوں کہ آپ اتنا زیادہ خرچہ بھی نہ کر لیں، آپ پشاور، آپ ایک ضلع میں ایک ہسپتال Establish کر لیں لیکن اس کے ساتھ Basic facilities ہوں، اس کے ساتھ بنگلے ہوں، اس کے ساتھ جو Basic facilities بجلی ہو، گیس ہو، وہاں اچھے سکول ہوں تو پھر وہ ڈاکٹر پشاور کے بجائے وہاں بھی خوش ہو گا لیکن جب وہاں پر اس کی ایک ہی طرح اپوائنٹمنٹ، ایک ہی طرح ڈاکٹر وہاں پر Facilities زیادہ ہیں پشاور میں، مردان میں زیادہ ہیں، نوشہرہ میں زیادہ ہیں لیکن ٹانک جیسے علاقے میں اور جگہوں پر نہیں ہیں تو وہاں پر رہنا ان کی لئے مشکل ہوتا ہے، وہ بچوں کی خاطر پھر وہاں نہیں رہ سکتا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی آپ کا پوائنٹ آگیا ہے جی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: تو میری یہ Suggestion ہے۔ دوسری Suggestion میری یہ ہے آپ ذرا ایک دو منٹ مجھے دے دو، کیونکہ آپ نے تو خود اتنا تفصیلی جواب دے دیا۔ دوسری یہ ہے کہ آپ کچھ کر لیں کہ وہاں پر لوکل ڈاکٹرز، لوکل جونرسز ہیں، آپ Arrange کر لیں، Hire کر لیں On the

contract basis تو ان کے لئے بھی آسان ہوگا، یہاں سے اور دوسری یہی بات ہے کہ Accommodation، اب ہماری Accommodation جب ہسپتالوں میں جب نہیں ہوتی، پہلے آپ دیکھیں یہاں پشاور میں دیکھیں، آپ جائیں بڈھ بیر ڈی ٹائپ ہسپتال ہے، میں نے وہاں پر کام کر کے بنگلے کے، وہ بنگلے خالی پڑے ہوئے ہیں، اس وجہ سے کہ وہاں پر بجلی نہیں ہے، اب چوبیس گھنٹوں میں ہمارے بڈھ بیر میں اٹھارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے تو وہاں ڈاکٹر کس طرح رہے گا؟ تو وہ ضرور جائے گا، جب آپ اس کو Dismiss کرتے ہیں یا Remove کرتے ہیں، وہ وہاں نہیں رہ سکتا ہے، تو میری یہ حکومت سے ریکویسٹ ہے کہ آپ زیادہ تر پیسے ایسی Basic چیزوں پر خرچ کر لیں تاکہ ڈاکٹر اور ٹیچر کے لئے وہاں Incentives ہوں اور وہاں رہ سکتے ہوں، Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت و خزانہ: جی بڑی زبردست ڈیبیٹ ہو رہی ہے، مزہ آ رہا ہے Actually، کیونکہ بڑی Positive suggestions ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، Cross talk نہ کریں جی، سنیں، Cross talk نہ کریں جی، جی۔

وزیر صحت و خزانہ: سر، ایک میں Correction کر دوں کیونکہ آپ Try کرتے ہیں، ہمارے پچھلے دور میں، سپیکر صاحب، Probably آپ نے مجھ سے پہلے دیکھا تھا، ایک سسٹم شروع ہو گیا تھا، ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس کا، جس میں جو Far flung areas تھے ان میں ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس زیادہ رکھا گیا، ان کو Compensate کرنے کے لئے، یہی Issue solve کرنے کے لئے، اچھا وہ اس کے باوجود جب مجھے منسٹری ملی، میں نے دیکھا تو سر، اس کے باوجود بھی یہ ریزلٹس جو ہیں وہ نہیں ہیں، ہم نے اس بجٹ میں ایک پوری نئی کیٹیگری بنائی کہ جو سب سے مشکل ایریاز ہیں ان کا ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس اور بھی زیادہ کر دیا، حالانکہ ہمارا اپنا ایک ہی ضلع تھا پشاور جس میں ہم نے ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس کو زیادہ نہیں کیا کیونکہ سب لوگ یہاں پہ ویسے ہی کام کرنا چاہتے ہیں، اس کے باوجود ڈیمانڈ دس بیس پرسنٹ کم ہوئی ہو گی، مجھے جو ڈاکٹرز کی Feedback ملتی ہے، انہوں نے کہا کہ یقیناً اس سے تھوڑی آسانی ہوئی ہے، چترال میں کام کرنے کے لئے، نارتھ وزیرستان میں کام کرنے کے لئے، لیکن چونکہ میں کافی سارے فیلڈ پہ گیا ہوں، یہ دوسری بات بھی خوشدل خان صاحب کی ٹھیک ہے کہ دو اور ایشوز جو ہیں وہ Solve کرنے ہیں، ایک ہاسپیٹلز میں بجلی کا اور دوسرا ساتھ Accommodation کا اور ایک تیسرا ہمیں شاید اپنا

پوسٹنگز ٹرانسفرز کا سسٹم بھی تھوڑا سا تبدیل کرنا پڑے۔ پہلی چیز پہ میں آتا ہوں، جو بجلی کا ایشو ہے، وہ تو ہم نے ایک ارب روپے As a lump sum Current Budget میں رکھے ہیں، Express line کے لئے جو میرے خیال میں، اگر ہاسپیٹلز نے چلنا ہے، یہ اتنے ہاسپیٹلز بنا دیئے، جیسے انہوں نے کہا، کیونکہ فیڈرل گورنمنٹ نے Traditionally KP کو بجلی نہیں دی، پورا فوکس جو ہے وہ پنجاب پہ جو ہے وہ رہا ہے، وہاں پہ Electrification ہو جاتی ہے تو، اگر بجلی نہیں ہو گی ہسپتال نہیں چلے گا، اس کا حل سے ہی ہے تو وہ بجٹ ہم نے رکھا ہے اور جتنی جلدی ہو سکے یا جو ہاسپیٹل ڈیمانڈ کرے Express line تو ان کو ہم یہ ایکسپریس لائن Although provided پیسکو پھر Install بھی کرے، وہ اب ایک اور ڈیبیٹ چھڑ جائے گی لیکن ارادہ یہ ہے کہ میرے خیال میں ہم یہ Priority پہ ہر ہاسپیٹل، ہر Functioning hospital کو ایکسپریس دیں تاکہ وہاں بجلی Twenty four hours، پہلی چیز، Accommodation کا یہی جو سسٹم ہم نے بنایا ہے، ہیلتھ مینجمنٹ کونسل کا اور اس کے ساتھ Even BHUs میں PCMCs کا، Primary Health Care Committee کا، پچھلے سال ہم نے دیکھا، ہم نے ان کو چار پانچ لاکھ روپے دیئے، ان سے کوئی Sixty seventy percent میں بڑا زبردست کام کیا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تیمور، تیمور، پچیس منٹ ایک کوسچن پچیس منٹ ایک سوال پہ ہو گئے ہیں۔۔۔

<u>وزیر صحت و خزانہ:</u> چلے Finish کرتا ہوں۔ جی سر۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تو، آپ شارٹ کر کے اس کا جواب دے دیں، ان کو سمجھ آ جائے، شارٹ کر لیں جی۔

<u>وزیر صحت و خزانہ:</u> جی، تو ایک تو یہی پیسے دے کر Next step یہ آپ دس کوسچنز ایک میں نہ پوچھیں تو میں ایک منٹ کا جواب دوں گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وہ سپلیمنٹری آپ کافی زیادہ کر گئے ناں۔

<u>وزیر صحت و خزانہ:</u> ہاں، تو ہم یہ بجٹ دے کر اور آگے جب دیکھیں گے، اپنی Accommodation خود ٹھیک کریں اور ساتھ کچھ Innovative solutions جیسے ہم جو ہیں، وہ ان کو Prefab دے سکتے ہیں یا کنٹینر میں دے سکتے ہیں، Accommodation اچھی ہونی چاہئیے۔ تیسری چیز جو پوسٹنگز ٹرانسفرز کی ہے، اس پہ بھی ڈاکٹرز کو ہی بلایا گیا کہ آپ ہمارے ساتھ Agree کریں اور میرے خیال میں ہمیں پوسٹنگز ٹرانسفرز میں دور دراز علاقوں کے لئے Rotation policy رکھنی پڑے گی تاکہ وہ دو

لوگ ایک مہینہ ایک پشاور میں کام کرے، ایک مہینہ دوسرا پشاور میں کام کرے اور پھر وہ Switch کریں، یہ طریقہ ہوتا ہے جہاں پہ آپ نے لوگوں کو دور دراز علاقوں میں لے جانا پڑتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 15284، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 15284 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ رواں مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں صوبہ بھر میں سائنس ٹیکنالوجی کے بجٹ میں 137 فیصد اضافہ کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس وقت محکمہ کا کل بجٹ کتنا ہے اور حالیہ بجٹ میں رکھی گئی اضافی رقوم سے کون کونسے منصوبے شروع کئے گئے ہیں اور کون سے منصوبے شروع کرنا حکومت کے زیر غور ہیں، اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز اس وقت صوبہ بھر میں وزارت سائنس وٹیکنالوجی کے ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد کیا ہے؟

جناب محمد عاطف (وزیر سائنس وٹیکنالوجی) جواب (وزیر خزانہ نے پڑھا): (الف) سائنس وٹیکنالوجی کے سب سیکٹر میں پچھلے سالانہ ترقیاتی بجٹ 2020 کے مقابلے میں موجودہ سالانہ ترقیاتی بجٹ 2021-22 میں 22.08 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔

(ب) تفصیل لف ہے، (ایوان کو فراہم کی گئی)۔ جبکہ صوبہ بھر میں وزارت سائنس وٹیکنالوجی کے ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد کی تفصیل لف ہے۔(ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرا کوئسچن آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ سے ہے اور میرے خیال میں پچھلے دو تین سالوں میں کورونا کے آنے کے بعد آئی ٹی کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور Globally بھی آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ سے اور آئی ٹی کے شعبے کے اندر بہت بڑا کام ہو رہا ہے جو کہ بد قسمتی سے ہمارے صوبے کے اندر اس کی جھلک بہت کم نظر آ رہی ہے، اس وقت پنجاب کے اندر ان لوگوں نے باقاعدہ Pools بنائے ہوئے ہیں اور Pools اور پلازے جو ہیں، وہ باقاعدہ آئی ٹی کے نام سے بنے ہوئے ہیں، عارفہ کریم جو ٹاور ہے آئی ٹی کا، وہ ایک بہت نامور جگہ ہے جہاں پہ آئی ٹی کے لحاظ سے اپنے عوام کے اندر، اپنی Youth کے لئے وہاں پہ Facilities فراہم کی جا رہی ہیں۔ میں نے جو سوال پوچھا تھا اس کے جز "ب" کا جو دوسرا حصہ ہے، اس کا مجھے جواب نہیں دیا گیا۔ میں نے پوچھا تھا کہ کتنا بجٹ رکھا گیا ہے اور اس بجٹ کا کتنا حصہ کن کن منصوبوں پہ خرچ ہو رہا ہے اور کیا پراجیکٹس جو ہیں وہ اس وقت

فیلڈ میں ہیں یا پائپ لائن میں کام کر رہے ہیں؟ اس کے لحاظ سے کوئی جواب میں ہے نہیں، لیکن میرا یہ ایک مشورہ ہے، وہ تو منسٹر صاحب بتادیں گے کہ جو پراجیکٹس چل رہے ہیں، لیکن میرا یہ مشورہ ہے کہ فی الحال اگر ہم اپنے صوبے کے اندر پشاور سے بھی آغاز کرتے ہیں اور ہم پشاور سٹی کو ایک Digital city بنانے کا پراجیکٹ جو ہے، یہ ایک میگا پراجیکٹ Launch کرتے ہیں اور ہم اس میں بھی کامیاب ہو جائیں، آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کہ وہ پشاور کو Digital city بنادے اور اس کا جتنا بھی Infrastructure ہے یا اس کی جتنی ضروریات ہیں، ان کو پورا کیا جائے اور ہم اپنی Youth کو یہ Skill فراہم کریں، آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے اندر سارے بزنسز جو ہیں، سارے آفسز جو ہیں، سارا کام جو ہے وہ آئی ٹی کے اوپر چلا گیا ہے، لہذا ہماری Youth کے پاس اس وقت ہماری گورنمنٹ کے لئے کونسے پروگرامز ہیں جو اپنی Youth کو اپنے پاؤں پہ کھڑا کرنے کے لئے بھی اور پراجیکٹس جو ہیں، وہ پائپ لائن میں ہیں۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Ji concerned Minister, to respond.

<u>محترمہ بصیرت خان</u>: جناب سپیکر، میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Supplementary.

<u>محترمہ بصیرت خان</u>: جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بصیرت خان صاحبہ کا مائیک۔

<u>محترمہ بصیرت خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح میری معزز ممبر نے بات کی اس پہ کہ، چونکہ آج کل آئی ٹی کا دور ہے، ہر طرف Digitization کی باتیں ہو رہی ہیں New innovations ہو رہی ہیں اور ابھی جو کوئسچن کی ڈیٹیل میں جب میں گئی ہوں تو اس میں Merged districts کا ذکر کیا گیا ہے کہ Merged districts میں IT labs بنائی جائیں گی جو ایک خوش آئند بات ہے، پچھلے دنوں اس کا افتتاح بھی ہوا کہ ڈسٹرکٹ خیبر میں IT School of Technology in Government Institution میں اس کا افتتاح بھی ہوا ہے لیکن میری گزارش یہ ہوگی کہ آیا یہ صرف ہمارے جو سٹوڈنٹس ہیں، Boys ہیں، ان کے لئے یہ یا ہماری جو بچیاں ہیں، ان کے لئے بھی Merged districts کی بچیوں کے لئے بھی کچھ اس قسم کے Initiatives ہیں یا School of Technology بننے جارہے ہیں یا نہیں؟ ذرا اس پہ بھی مجھے اگر ڈیٹیل دی جائے۔ تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت و خزانہ: سر، دوسرے پہ مجھے ڈیٹیل ابھی بھیج دیتا ہے جو سپلیمنٹری کوئسچن تھا، میں صرف پہلے والے پہ جلدی سے جو ڈیٹیلز ہیں، پراجیکٹس دیکھیں، وہ تو بجٹ بک میں نے ابھی کھولی ہے تو وہاں سے دیکھ لیتے ہیں، لیکن میں ضرور Facilitate کر دوں گا، Because میرے خیال میں Positively جو ہے وہ لایا گیا تھا، جو دو چیزیں میرے خیال میں ضروری ہیں، Initiatives تو ہیں، مجھے خود بھی پتہ ہے جیسے ہمارے جو Incubators ہیں، دور شل ہے، عاطف خان ابھی Technology Parks بھی بنا رہے ہیں، بہت بڑے Plans ہیں اور اس کے ساتھ ایک Extra چیز، بلکہ آج اس کے بعد پشاور میں دنیا کی سب سے بڑی IT Forms میں سے ایک ہے Affinity وہ اپنا پشاور آفس KPIT Board کے Upper floor میں بنا رہی ہے اور اس کا مقصد یہی تھا کہ ایک بڑی کمپنی آئے گی تو اور بڑی Companies جو ہیں وہ Follow کریں گی، ہمارے پاس Talent ہے، اس پہ کام ہو رہا ہے، گورنمنٹ کو Digitized کرنے میں، IT Infrastructure اور Parks بھی بنانے میں اور عارفہ ٹاور کی ضرورت نہیں ہے، بڑا Controversial Project تھا اور Private investment بھی لانی ہے، یہ تینوں چیزیں مل کے KP کو جو ہے وہ پاکستان کا IT Hub بنائیں گے اور یہ جو دوسرا سوال تھا، یہ انہوں نے کیا لکھا ہے جی، Mega Projects یہ تو سارے جو ہیں، وہ میں نے بتا دیئے، جو وہ خیبر کے Hospital وہ Boys only ہے یا Boys and girls ہیں، دونوں ہیں جی، وہ اس میں وہ خواتین کے لئے بھی اور لڑکوں کے لئے بھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 15363، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 15363 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ میں مزید ہسپتالوں کو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چلانے کا فیصلہ کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کا صوبے میں مزید کون کونسے ہسپتالوں کو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چلانے کی تجویز ہے اور جن پارٹیوں کے ساتھ پارٹنرشپ کا ارادہ ہے، ان کی تفصیل کیا ہے؛

(ج) اس وقت صوبہ بھر میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چلنے والے ہسپتالوں کی کارکردگی کیا ہے، اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ ماڈل پر صحت کی سہولیات کی Out sourcing کے کامیاب اقدام کے بعد محکمہ صحت خیبر پختونخوا حکومت نے خیبر پختونخوا ہیلتھ فاؤنڈیشن کے ذریعے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کی بنیاد پر صوبہ بھر کے Fifty eight secondary level کے ہسپتالوں کو Out source کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ب) Fifty eight out source کئے جانے والے سیکنڈری کیئر ہسپتالوں کی فہرست منسلک ہے، ثانوی صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات کی منظوری صرف DG Health اور اس کے نتیجے میں بورڈ آف گورنرز، خیبر پختونخوا ہیلتھ فاؤنڈیشن نے دی ہے جبکہ Procurement/Tendering کا عمل ابھی شروع ہونا باقی ہے، لہذا خریداری کا عمل مکمل ہونے کے بعد IP کی تفصیلات کا اعلان کیا جا سکتا ہے۔

(ج) 8 ہسپتالوں کی Out sourcing سے پہلے اور Out sourcing کے بعد کے حالات کے درمیان ایک اہم فرق ہے جو کہ دور دراز ضم شدہ علاقے میں واقع ہیں، تاہم یہ ہسپتال تو قائم کئے گئے لیکن مقامی کمیونٹی کے ایک فرد کو بھی کوئی خدمات فراہم نہیں کی گئیں۔ یہ پہل بہترین عوامی مفاد میں کی گئی تھی اور بہت سے بڑا فرق نتائج میں دیکھا جا سکتا ہے، جو نیچے گراف میں دکھائے گئے ہیں۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

جناب عنایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ میرا سوال پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے حوالے سے ہے، ویسے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ اصولاً کوئی غلط چیز نہیں ہے اور جب میں منسٹر تھا تو وہ میرے دور میں بھی کچھ یونٹس پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت دیئے گئے تھے، پی ٹی آئی گورنمنٹ کے اندر اس کے لئے Proper policy بنی اور لاء بنا لیکن ہمارے دور میں جب بھی پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت جن یونٹس کو دیا گیا تھا ان کے اندر Main consideration یہی تھی کہ وہ Under utilized تھے اور حکومت ان کو سٹاف فراہم نہیں کر پا رہی تھی، جس بڑے پیمانے پہ آپ سرکاری یونٹس کو پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت Offer کر رہے ہیں تو نظریہ یہ رہا ہے کہ آپ کی جو Responsibility ہے State کی، ہیلتھ اور ایجوکیشن کی جو بنیادی Responsibility ہے، آپ اس سے مطلب ہے بھاگ رہے ہیں اور اس کو چھوڑ رہے ہیں، تو میں تین Specific سوال کروں گا اور منسٹر صاحب سے جواب چاہتا ہوں اور منسٹر صاحب میرا خیال ہے کہ وہ Articulate ہیں، بات کر سکتے ہیں، ان کے ساتھ Background knowledge بھی ہے لیکن وہ Focused ہو کر With

economy of wordsتاکہ اس ہاؤس کا وقت بچے، مجھے Focusedان ہی کا جواب دے دیں۔ایک یہ ہے کہ آپ کو یاد ہوگا کہ پریزیڈنٹ پرویز مشرف کے دور میں President Primary Health Care Initiativeشروع ہوا تھا اور اس کے تحت اس صوبے کے سترہ اٹھارہ اضلاع کے آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز سارے دیئے گئے تھے، پھر آپ نے اس کو Reverseکر دیا،اس کا جو Backlogہے وہ ابھی تک چل رہا ہے۔آپ مجھے بتائیں،آپ نے اس کو کیوں Reverseکیا؟اگر وہ Effectiveتھا اور ٹھیک تھا تو آپ نے اس کو کیوں Reverseکر دیا؟ میرا ایک سوال یہ ہے۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اس کے اندر آپ کا Criteriaکیا ہے؟کیونکہ میں بہت سے یونٹس ان اٹھاون کے اندر ایسے دیکھ رہا ہوں جن کی او پی ڈی اس وقت کیٹیگری ڈی ہاسپیٹل کی چار سو اور پانچ سو سے Dailyزیادہ ہے،ایک Far flung areaکے اندر،Rural areaکے اندر اگر کسی یونٹ کی چار سو اور پانچ سو سے او پی ڈی زیادہ ہے،آپ اس کو کس طرح Out sourceکر رہے ہیں؟ میں تیسرا سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو آپ کے Existing employeesہیں Permanent employeesہیں، سول سرونٹس ہیں،آپ ان کے ساتھ کیا کریں گے؟اور چوتھا سوال میرا یہ ہے کہ یہ جو آپ کے User chargesہیں، جس بنیاد پہ ان غریب Marginalizedلوگوں کو سروسز ادھر مل رہی ہیں،کیا کسی Private entityکو ان کے ساتھ پارٹنرشپ کے بعد وہ User chargesجو ہیں وہ زیادہ نہیں ہوں گے؟ میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Specificallyان چار کا مجھے جواب دے دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔جی تیمور جھگڑا صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سپلیمنتری کوئسچن دے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سپلیمنٹری،جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: مہربانی جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: لیکن شارٹ کوئسچن کریں۔دیکھیں پھر عنایت اللہ صاحب کہتے ہیں،ایک سوال پر اتنا ٹائم نہ لگائیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سپیکر صاحب، زه د منسټر صاحب آئین طرف ته توجه راوستل غواړم،

Article 38. Promotion of social and economic well-being of the people:

The state shall-
(d) Provide basic necessities of life, such as food, clothing, housing, education and medical relief, for such all citizens.”

زه دا عنایت الله خان سپورټ کوم چې دا د سټیټ ذمه واری ده او Constitution دا وائی چې سټیټ به میډیکل ریلیف ورکوی، اوس دوئ 58 هسپتالونه په دیکښې ډی ټائپ، سی ټائپ وغیره، دوئ دا ټول پارټنرشپ ته ورکوی، اوس سریل نمبر 29 باندې کیټیګری ډی هسپتال بډهٔ بیر، اوس د هیلتهٔ ډیپارټمنټ نمائندګان به دلته ناست وی، منسټر صاحب، تاسو د دوئ نه دا تپوس اوکړئ چې د دوئ خو دوه کیسونه اوس هم په هائی کورټ کښې پینډنګ دی، یو کیس دے چې کومه زمکه ئے اغستې وه په خپل دور کښې نو هغې ته Paymentنه دے شوے او کوم Payment چې ډیپارټمنټ کولو نو هغه هغوی ته Acceptableنه وو خو زما په منډو او تړو باندې هغوی دې ته Agreeشو چې یره زمکه هسپتال ته او هیلتهٔ ته ورکړو، اوس د هغوی د Enhancement د پاره هائی کورټ ته تلی دی، یوه خبره دا ده، بله دویمه خبره دا ده چې د هغې اوس هم دا انتقالات لا څه شوی دی او څه نه دی شوی نو که اوس په داسې سټیټس کښې دا هسپتال که تاسو پرائیویټ خلقو ته ورکړئ نو دا به یو لوئے، اول خو تاسو له Scrutiny پکار ده، د خپل ډیپارټمنټ نه رپورټ اوغواړه، د هر یو هسپتال باره کښې چې د دې هسپتال Statusڅه دے، په ګورنمنټ کښې څه Statusدے، په عدالت کښې څه Status دے؟ بل دا به هم ستاسو نوټس کښې به وی چې دا هسپتال ایډمنسټریشن نیولے وو او ایډمنسټریشن ورکښې خپلې دفترې کهلاؤ کړی وی او بیا هغه ما چیلنج کړو، هائی کورټ ته زه لاړم چې دا هسپتال دے، دا د علاج د پاره دے، دا د ایډمنسټریشن د Use د پاره نه دے، تاسو د دې ماته پټواری کښینوئ، تاسو ماته تحصیلدار کښینوئ، تاسو ماته اے سی کښینوئ، دا مریضان به راځی او که دلته به کچری لګی؟ نو په هغې باندې هم هغه کیس مونږ اوچلولو او هغه مونږه Vacateکړو او خالی شو، هغه بلډنګ واپس شو، حالانکه تاسو دغه ناست نمائندګان، دا دواړه نمائندګان ورسره ملاؤ وو او دوئ ورله این او سی ورکړے وه، حالانکه ما چیلنج کړے وه چې دا این او سی خو دوئ ورکړه، Under desk ئے ورکړے وه نو خبره به ستاسو ټهیک وی خو لږ

کتل پکار دی، بله خبره چې زما ورور کومه اوکړه، اخر تاسو به د کوم کوم څیز د ذمه واری نه به ځان دغه کوئ، ایجوکیشن به هم تاسو پرائیویټ کوئ، هیلتھ به هم تاسو کوئ، کارخانې به هم تاسو کوئ نو تاسو به بیا څه کوئ؟ بیا اخر د ګورنمنټ ډیوټی څه ده؟ ګورنمنټ به ټیکسونه به لګوی، ګورنمنټ به انکم ټیکسونه زمونږه نه اخلی، د عوامو خدمت به تاسو نه کوئ، پرائیویټ خلق به کوی؟ او د دې په آئین کښې ئے لیکلی دی د State shall be responsible، آئین دا وائی چې، Mandatory provision دے چې د State shall provide the medical relief، نو اوس خبره دا ده چې په دې باندې Reconsider کړی، اوئے ګوری کښیني، هغه څیز چې کوم کولو د پاره وی نو هغه اوکړئ چې کوم نه کولو د پاره هغه مه کوئ۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ټهیک شو، ستاسو پوائنټ راغلو جی۔ حافظ صاحب، حافظ عصام الدین صاحب، حافظ عصام الدین صاحب، جی۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> جناب سپیکر صاحب، جنوبی وزیرستان میں سب سے بڑا جو ہاسپیٹل ہے ڈی ایچ کیو وانا ہاسپیٹل جو پانچ سو Beds ہیں، تقریباً یہ مارچ سے دیا گیا ہے پرائیویٹ پارٹنر شپ پہ اور اس کے لئے تقریباً ڈھائی ارب کی ادائیگی کی ہے، جس نے لیا ہے ٹھیکہ پہ، جبکہ وہاں پر ابھی تک یہ حال ہے کہ میں خود اپنے بیمار لے کر گیا تھا Dental کے پاس، وہ کہہ رہے تھے کہ میرے پاس اوزار نہیں ہیں کہ میں دانت نکال سکوں مریض کا، (مداخلت) جی جی سات آٹھ ماہ ہو چکے ہیں، تو یہ حالات ہیں اور رات کو بھی مجھ سے وہاں کے جو ڈاکٹر رابطہ کر رہے ہیں کہ ایک ایک کمرے میں، کہہ رہے ہیں، دس دس، بارہ بارہ بندوں کو ہم نے رکھا ہے اور برا حال ہے، جیسے ہمیں سٹوڈنٹس کو رکھا جاتا ہے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> اور میرا یہ سوال ہے کہ کب تک یعنی یہ چیزیں Complete ہوں گی؟ اور اس کے ساتھ ایک اور سوال ہے چھوٹا سا کہ یہ ہمارا قبائلی علاقہ ہے، انتہائی حساس علاقے ہیں، قبائلیوں کی اپنی روایات ہیں، وہاں پشتو روایات ہیں، وہاں جو لیڈی سٹاف ہوتا ہے لیڈی سٹاف، سب سے پہلے ان کو لانے کے لئے، وہ اگر پشاور سے یا باہر سے آتی ہیں ان کو بھی ایک کمرے میں اسی طرح یا ہاسٹل میں وہاں رکھا جاتا ہے، باقاعدہ یہ لازمی ہو کہ ان کے ساتھ فیملی ہو، ایسے لیڈی سٹاف کو وہاں نہ لایا جائے جس کے ساتھ فیملی

نہ ہو، ورنہ پھر وہ مشکلات ہونگی، ان کے لئے ابھی ابھی تھوڑا وہ کریں، لہذا یہ کب تک یہ چیزیں یقینی ہونگی؟ تاکہ یہ صحیح طریقے سے یہ سہولیات مہیا ہوسکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی نلوٹھا صاحب The last supplementary, last ہے۔

سردار اورنگزیب: جی میرا ضمنی کوسچن یہ ہے کہ ہسپتالوں کو، جس طرح پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چلانے کا جو فیصلہ کیا گیا ہے، کیا محکمہ صحت اپنے ہسپتالوں کو چلانے میں ناکام ہو گیا ہے یا اس کی کیا وجہ ہے؟ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، میرے ضلع میں کیٹیگری ڈی ہسپتال بوئی اور لورہ وہ بھی اس میں شامل ہیں، تو کیا اس میں عوام کو مشکلات نہیں ہونگی یا جو سرکاری ہسپتالوں میں دوائیاں فری دی جاتی تھیں، کیا وہ اسی طرح برقرار رہیں گی یا فیس جو نہیں دی جاتی تھی، کیا وہ فیس یہ پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت دی جائے گی؟ اس لئے میں نے یہ ضمنی کوسچن کیا ہے کہ میرے ان دو ہسپتالوں کی وجہ سے وہاں پہ لوگ سراپا احتجاج ہیں، اس کی ذرا منسٹر صاحب وضاحت کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): جناب سپیکر، آرٹیکل 38 یہ کہتا ہے کہ The state shall provide health care آرٹیکل 38 یہ نہیں کہتا کہ State shall post the grade 18 officer and provide health care to a grade 18 officer, who shall also draw a pension. (قطع کلامی) جواب دینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Cross talk نہ کریں، آپ کے سوال کا وہ جواب دے رہے ہیں، آپ سن لیں جی۔

وزیر صحت وخزانہ: تو Concisely جو عنایت خان نے کہا کہ The state shall not charge money, the state shall charge or not charge, whatever it was charging, because it shall remain a public hospital. پہلا جواب۔ دوسرا جواب، Criteria یہ کہ ہم نے ٹوٹل سسٹم کو دیکھا ہے، ایک کمیٹی بنی ہے، سارے Health Professionals کی بنی ہے، ٹوٹل سسٹم کو دیکھا اور Total capacity کو دیکھا کہ ہم Total capacity میں کتنے ہاسپیٹلز اور کتنی Bed capacity جو ہے، وہ ایسے چلانا چاہتے ہیں اور کتنی Capacity سرکاری ڈاکٹرز سے Traditional mode پہ چلانا چاہتے ہیں اور ہماری MTIs کے ساتھ کیا Capacity ہے؟ وہ سارا کچھ دیکھ کر Simple answer یہ ہے کہ GDP کا تقریباً پانچ فیصد ہیلتھ پہ، اور ایجوکیشن پہ Spend ہونا چاہیئے، ہم ڈھائی سے تین فیصد کرتے ہیں تو ہم جتنا بھی زیادہ پیسہ

خرچ کریں، ابھی ہم International standards پہ نہیں ہیں، حالانکہ ہم تین سال میں بجٹ کوئی ستر، اسی ارب سے دو سو ارب تک لے کر گئے، PPHI کیوں Reverse ہوا تھا؟ بلکہ PPHI کے آپ Figures جہاں پہ بھی ابھی دیکھیں، وہ او پی ڈی پشاور میں ابھی Reach ہو رہے ہیں، جب ہم نے بہت زیادہ کام کر دیا، PPHI اس لئے Reverse ہوا، میں اس وقت نہیں تھا عنایت خان گورنمنٹ کا حصہ تھے، ان کو میرے سے بہتر پتہ ہو گا، دو Points of view تھے، ایک Point of view یہ تھا کہ یہ Single source ہوا ہے، یہ ہم Single source continue نہیں کر سکتے۔ دوسرا Point of view یہ تھا کہ اس کے ریزلٹس بڑے اچھے ہیں Continue کرتے ہیں، Single sourcing کی وجہ سے جو ہے وہ یہ Discard ہوا، اس وقت جو مجھے میرے Colleagues نے بتایا ہے، جو شوکت یوسفزئی ہیلتھ منسٹر تھے، انہوں نے کہا میں بھی Favour میں تھا، لیکن Single sourcing مجھے منظور نہیں تھی، اس لئے ساری ہم جو ہے وہ ابھی Competitive process کے تھرو کر رہے ہیں تو یہ سرکاری ہاسپیٹلز رہیں گے، ان میں فیس چارج نہیں ہو گی، PPHI کے Experience سے، وہ ہم نے سیکھا ہے، میں تمام ممبرز کو دعوت دیتا ہوں، جو جو جانا چاہتے ہیں کہ میں ان کو تین چار وہ ہاسپیٹلز دکھاؤں کہ پہلے ان کی کیا حالت تھی اور ابھی کیا حالت ہے اور سول سرونٹس کے ساتھ کیا ہو گا سول سرونٹس کو زیادہ آسانی سے وہ مواقع ملیں گے، جو پہلے وہ نہیں ملتے تھے، کیونکہ زیادہ تر یہ دور دراز علاقوں میں ہیں For example پشاور کے ہاسپیٹلز میں مزید Posts create کر سکتے ہیں، تاکہ یہاں پہ بھی وہ ڈاکٹرز اور زیادہ سٹاف ہو، جہاں پہ جتنی ڈیمانڈ ہو سول سرونٹس کی وہ کر سکتے ہیں تو ان کو بھی آسانی ہو گی اور میرے خیال میں مزید سول سرونٹس کی بھی سسٹم میں گنجائش ہے، تاکہ مزید Young talent آئے، جیسے میں نے کہا ان پوسٹس کا بھی میں نے کہا ہے، Nut shell میں، میں دوبارہ کہتا ہوں یہ سرکاری ہاسپیٹلز ہیں، چاہیئے کہ Public Private Partnership Mode میں چلیں، چاہے یہ کہ گورنمنٹ جو ہے وہ روایاتی Mode پہ چلائیں، ہمارا کام یہ ہے مریض کو بہتر علاج دینا، مریض یہ نہیں دیکھتا کہ ڈاکٹر کی تنخواہ کے ساتھ پنشن لگی ہے اور اس کا گریڈ کیا ہے اور کیا گریڈ نہیں ہے، اس کو چاہیئے علاج، تو اس میں سب کی جو ہے وہ سپورٹ مانگتا ہوں، جو اس میں خامیاں ہو نگی وہ ہم ساتھ ٹھیک کرتے جائیں گے، But ہر ہاسپیٹل کا ریزلٹ دیکھا ہے بہت بہتری آئی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ ابھی آپ زیادہ ٹائم نہ لیں جی۔

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب، یہ بڑا Important سوال ہے اور میرا خیال ہے کہ جو ہم نے سوالات Put کئے تھے، وہ انہوں نے Properly cover نہیں کئے ہیں۔ سچی بات یہ ہے اور ایک سوال کے اندر تو خود بھی انہوں نے کہا ہے کہ مجھے نہیں پتہ کہ PPHI کو کیوں Reverse کیا گیا ہے؟ شاید Single source کی وجہ کہ وہ Single source out sourcing ہوئی تھی، سچی بات یہ ہے یہ بڑا Important ہے، میں اس کے ایک ایک نکتے پہ دوبارہ ایک لمبی تقریر کر سکتا ہوں لیکن بہتر یہ ہوگا کہ Rule 48 کے تحت اس پہ ڈیبیٹ ہو اور اس ڈیبیٹ کے اندر منسٹر صاحب تیار ہو کر آ جائیں، ہم بھی تیار ہو کر آ جائیں گے، منسٹر صاحب بھی تیار ہو کر آ جائیں اور اس سوال پہ ہم ڈیبیٹ کریں۔ دیکھیں لوگوں کے Interest میں ہو، ہمارے سوالات Cover ہو جائیں تو ہم ایک Public interest کے اندر کسی پالیسی کی مخالفت نہیں کریں گے لیکن اتنے بڑے پیمانے پہ جو آپ Out sourcing کر رہے ہیں، It's a huge thing یہ چھوٹی چیز نہیں ہے، یعنی میں نے ابتداء میں بتا دیا کہ اگر آپ ان یونٹس کو Out source کرنا چاہتے ہیں کہ جو Under utilized ہیں تو اس کی تو تک بنتی ہے، پورے صوبے کو Out source کرنا، یہ Out sourcing کا جو کلچر ہے یہ جو New Liberal Economic Order ہے اس کا وہ ہے، تو اس لئے میں Rule 48 کے تحت آپ کو نوٹس دے دیتا ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ اس کا Written notice جمع کر دیں جی۔

جناب عنات اللہ: جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: Written notice آپ جمع کر دیں جی۔ جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ وصحت: پہلے انہوں نے کہا کہ مختصر جواب دیں، پھر کہا کہ جواب مختصر تھا، تو یہ مجھے نہیں پتہ، مجھے یہ Clearly بتایا گیا کہ PPHI کیوں Reverse ہوا؟ اور جتنی انہوں نے ڈیبیٹ کرنی ہے وہ ابھی کر لیں کیونکہ اس پہ۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میں نے جو بات کی تھی، وہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پہ Written notice جمع کر لیں پھر بات کرتے ہیں جی، نوٹس جمع کر دیں۔

وزیر صحت وخزانہ: کیونکہ اس پہ بڑا Clear جو ہے وہ ہم نے تقریباً سال جو ہے، سارا کچھ دیکھا اور اس کے بعد پالیسی لائے، پالیسی کیبنٹ سے Approve کرائی۔ جناب سپیکر، یہ جو سارے ہاسپیٹلز ہیں، کہہ رہے ہیں، Utilization، ان کی Bed occupancy دس پرسنٹ سے کم تھی، ان کی Overall bed

Bed occupancy دس پرسنٹ سے کم تھی، بہت سے ہاسپیٹلز کی ایک پرسنٹ بھی occupancy نہیں تھی، یعنی کہ ہم کہہ رہے ہیں کہ تین چار ہزار Beds میں زیادہ سے زیادہ سو دو سو Beds کسی وقت Occupied ہیں، تو میرے خیال میں یہ ناجائز ہے، ہم نے Third party audit کرایا جو ہمارے ہاسپیٹلز پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ موڈ میں چل رہے تھے، اس آڈٹ کے ریزلٹس Publically available ہیں، میں ان کو رپورٹ دے دیتا ہوں کہ پہلے کتنے ڈاکٹرز تھے بعد میں کتنے ڈاکٹرز تھے، پہلے کیا سروس تھی بعد میں کیا سروس تھی؟ تو میں پہلے سے تیار آیا ہوں، اس پہ جو ہے جناب سپیکر، I am sorry but یہ فیصلہ لیا گیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ وہ Continue ہو، ڈیبیٹ جتنی وہ کرنا چاہتے ہیں وہ Through process آئیں اور کریں۔

Mr. Deputy Speaker: Question No. 15368, janab Sirajuddin Sahib, Sirajuddin Sahib, Question No. 15519, lapsed. Janab Ahmad Kundi Sahib. Ahmad Kundi Sahib, Question No. 15576, lapsed. Ms. Rehana Ismail Sahiba, Rehana Ismail Sahiba, Question No. 15578, (not present). Janab Ikhtiar Wali Khan Sahib.

* 15578 _ جناب اختیار ولی: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا گزشتہ دور حکومت سے لے کر اب تک قاضی حسین احمد میڈیکل کمپلیکس نوشہرہ میں مخصوص علاقے / یونین کونسل کے لوگ بھرتی ہوئے ہیں یا پورے ضلع نوشہرہ سے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، اس کی وضاحت کی جائے؛

(ب) مذکورہ بھرتیوں میں PK-63 اور نوشہرہ کلاں کے کتنے لوگ بھرتی ہوئے ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کے ڈومیسائل، شناختی کارڈ، اخباری اشتہارات اور میرٹ لسٹ کی نقول سمیت تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): (الف) گزشتہ دور حکومت سے لے کر اب تک قاضی حسین احمد میڈیکل کمپلیکس نوشہرہ میں مخصوص علاقے / یونین کونسل کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔

(ب) PK-63 نوشہرہ کلاں کے جتنے لوگوں کو بھرتی کیا گیا، ان کے شناختی کارڈز، ڈومیسائل، اخباری اشتہارات بھرتی آرڈرز اور میرٹ لسٹ کی نقول کی تفصیل لف ہے (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب اختیار ولی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میرا سوال تھا وزیر صحت صاحب سے کہ کیا گزشتہ دور حکومت اور پھر موجودہ دور حکومت سے لے کر اب تک قاضی

حسین احمد میڈیکل کمپلیکس نوشہرہ میں مخصوص علاقے، یونین کونسل کے لوگ بھرتی ہوئے ہیں یا پورے ضلع نوشہرہ سے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، اس کی وضاحت کی جائے؟ اس کی جز(ب) تھا کہ مذکورہ بھرتیوں میں PK-63، جس حلقے میں یہ ہسپتال واقع ہے اور پھر جس شہر میں واقع ہے، اس کو نوشہرہ کلاں کہتے ہیں کہ کتنے لوگ بھرتی ہوئے ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کے ڈومیسائل، شناختی کارڈ، اخباری اشتہارات، میرٹ لسٹ اور نقول سمیت تفصیلات فراہم کی جائیں؟ جناب سپیکر، ان کا جواب آیا کہ گزشتہ دور حکومت سے لے کر اب تک قاضی حسین احمد میڈیکل کمپلیکس نوشہرہ میں مخصوص علاقوں، یونین کونسل کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، مطلب یہ ہمارے اعتراض کو مان رہے ہیں کہ اس میں نوشہرہ کلاں کے لوگوں کو Accommodate نہیں کیا گیا، جہاں پہ یہ ہسپتال واقع ہے، جس کی زمین کے مالکان نوشہرہ کلاں کے لوگ ہیں، اس میں آج اس موقع پر خوش قسمتی سے اس زمین کے مالکان تین لوگ اس میں سے موجود ہیں، طاہر خان، امجد خان اور فضل غنی صاحب، آج اسمبلی کی کارروائی دیکھنے آئے ہیں۔ ان کا دوسرا جواب آیا کہ PK-63 نوشہرہ کلاں کے جتنے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ان کے شناختی کارڈ، ڈومیسائل، اخباری اشتہارات، بھرتی آرڈرز اور میرٹ لسٹ کی نقول منسلک ہیں۔ جناب سپیکر، 216 لوگوں کی لسٹ انہوں نے فراہم کی ہے، جبکہ میرے علم کے مطابق ہزاروں لوگوں کی بھرتی میں جو انہوں نے 216 لوگوں کی لسٹ فراہم کی ہے اس میں دس فیصد لوگ نوشہرہ کے نہیں ہیں، سوات، کبل، باجوڑ، مہمند اور پھر Other than PK-63 نوشہرہ کلاں کے لوگ، ہم سمجھتے ہیں کل یہاں پہ ایک قرارداد آپ کی موجودگی میں پاس ہوئی تھی جناب سپیکر، اور اس میں یہ بات اٹھائی گئی تھی کہ گیس یہاں سے نکلتی ہے اور ہماری اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد اس کو دوسرے صوبوں میں جانا چاہیئے، تو جناب سپیکر، یہی قانون پھر قاضی حسین احمد میڈیکل کمپلیکس کے لئے بھی ہونا چاہیئے کہ کلاس فور کی جتنی بھرتیاں ہوں ان پہ لوکل لوگوں کی ہونی چاہیئے، کیا نوشہرہ کلاں میں کوئی کلاس فور کی بھرتی لینے کے لئے تیار نہیں تھا؟ لیکن نہیں، وہاں پہ تو آج بھی بیروزگاری ہے اور ان لوگوں کا حق مارا گیا، وہاں پر پرویز خٹک صاحب اس وقت سی ایم تھے، اس کے بعد وزیر دفاع تھے، ان کے تمام جتنے کرتے دھرتے یا ان کے Favorite لوگ تھے ان کو Accommodate کیا گیا اس میں، اور نوشہرہ کلاں کے لوگوں کا حق مارا گیا۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے آنریبل منسٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ نوشہرہ کلاں اور PK-63 کے لوگ اس وقت اتنے غم اور غصے میں ہیں، ان میں اتنا اشتعال ہے کہ وہ کسی بھی وقت روڈ پر آکر کھڑے ہو جائیں گے اور وہ اپنا

حق پھر چھین لیں گے، وہ احتجاج کریں گے، بات امن وامان کے مسئلے تک پہنچے گی، تو جناب سپیکر، میری ان سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اس چیز کو Re-scrutinize کریں And let it میں تقریباً ایک سال سے، بلکہ اس سے زائد عرصہ ہو گیا میں آنریبل منسٹر صاحب کو یہی کہہ رہا ہوں کہ ہسپتال کے معاملات اتنے خراب ہیں، اتنے خراب ہو چکے ہیں کہ اس میں آپ کی دلچسپی ہمیں ضروری چاہیئے، وہاں پر اس سے پہلے بڑے اچھے HD آئے تھے ڈاکٹر نورالایمان صاحب، میں نے نہیں، انہوں نے Appoint کیا تھا، محکمہ صحت نے بھیجا تھا، ان کی اپنی رپورٹ آئی کہ ہسپتال میں جو Keith Lab ہے، MRI،CT scan اور فارمیسی ہے، اس کے تمام ریکارڈ طلب کر کے اس کو چیک کیا گیا کہ اس میں کرپشن ہو رہی ہے اور اتنی کرپشن ہو رہی ہے جس کی کوئی حد اور کوئی حساب نہیں ہے، انہوں نے تمام کنٹریکٹس کینسل کر دیئے، باوجود اس کے کہ اس کی کوئی انکوائری ہوتی، اس کی وجوہات۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ کا جو جواب۔۔۔۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: میں Complete کر لوں سر، Just one minute, just one minute.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نہیں جی، آپ کا جو سوال تھا وہ آ گیا ہے، ابھی دوسری طرف آپ جا رہے ہیں۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: Just only one minute اس کو چیک نہیں کیا گیا، اس کو Re-scrutinize نہیں کیا گیا اور وہ کنٹریکٹس بغیر کسی وجہ کے دوبارہ بحال کئے گئے، One last thing, I would request to honorable Health Minister Sahib, Taimur Sahib کہ میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ہسپتال میں صحت سہولت کا پروگرام بند ہو چکا ہے، وہاں پہ جو آپ کا صحت کارڈ ہے اس کے ذریعے علاج نہیں ہو رہا اور وجہ اس کی یہ ہے، سٹیٹ لائف کارپوریشن اسلام آباد نے ان کو لیٹر لکھ دیا ہے کہ صحت کارڈ پہ یہاں پر، اگر کسی کا پانچ ہزار روپے کا کوئی پروسیجر ہوتا ہے تو فنڈز نکالے جاتے ہیں، پانچ لاکھ روپے کے تو صحت کارڈ میں جو گھپلا، جو کرپشن اور چور بازاری شروع ہے، اس کو چیک کرنا اور اس کو پکڑنا ضروری ہے، So میں ریکویسٹ کروں گا کہ آنریبل منسٹر صاحب جواب دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی نگہت اورکزئی، سپلیمنٹری، نگہت اورکزئی، سپلیمنٹری دے رہا ہوں، دے رہا ہوں نثار صاحب، دے رہا ہوں آپ کو، اس کے بعد آپ کو دے رہا ہوں، بیٹھ جائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، سر۔ سر، میرا چھوٹا سا سوال ہے منسٹر ہیلتھ صاحب سے، آپ کی وساطت سے کہ ڈی آئی خان کا، جو ماں اور بچے کا جو ہسپتال ہے، اس کا نہ تو پی سی ون ابھی تک تیار ہو سکا ہے اور نہ ہی اس کو 2022 اور 2023 کی اے ڈی پی میں شامل کیا گیا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری کوئسچز ان کے ہاسپٹلز سے اگر Related ہیں تو وہ ان کا جواب دیں گے لیکن باقی کے لئے آپ Proper Question لے کر آئیں کہ وہ تیاری کریں۔ جی نثار، نثار مہمند صاحب۔

جناب نثار احمد: شکریه، سپیکر صاحب۔ زه آنریبل منسټر صاحب ته درخواست کومه چې تاسو دا خبره اوکړله په مخکښې دغه کښې چې یره مونږه د هیلتهـ د پاره ایکسپریس لائن کښې مونږه یو ارب روپۍ دغه کړې وې نو زه به دوه دغه تاسو ته اوکړم چې یو زمونږ ډی ایچ کیو هسپتال دے چې پکښې د اوبو هیڅ دغه نشته، اوبه پکښې نشته، چې کله په هسپتال کښې اوبه نه وی نو مهربانی اوکړئ د هغې د پاره دې د اوبو بندوبست اوشی۔ بل آر ایچ سی یکه غونډ چې ده نو د پبلک هیلتهـ یو ایکسپریس لائن راغلے دے د سرو کلی پورې د ټیوب ویلو د پاره، نو مهربانی اوکړئ آر ایچ سی کښې هغلته بجلی نشته دے په یکه غونډ کښې، نو هغې د پاره د دغې ایکسپریس لائن نه کنکشن واخلئ۔ دغه یو څو درخواست مې دی۔

جناب ډپټی سپیکر: نثار مهمند، نثار مهمند صاحب، زه چې کومه خبره مو میډم ته اوکړه هغه تاسو ته هم کوم جی۔ که تاسو د اختیار ولی صاحب کوئسچن سره Related، کوم هغه کوئسچن راوړے دے، د هغې باره کښې تپوس کول غواړئ نو هغه بالکل کولے شئ ځکه چې منسټر صاحب د هغې تیارے کړے دے، که تاسو د خپل هسپتال باره کښې څه خبره کول غواړئ جی۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں نے بات ہیلتھ۔۔۔۔

جناب ډپټی سپیکر: یو منټ جی، میډم، کښینئی جی۔ چې کله خپل څه کول غواړئ نو Proper سوال راوړئ چې Proper تیارے اوکړی، منسټر صاحب جواب درکړی درله جی۔

جناب نثار احمد: مہربانی جی، ما۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب، جی تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): سر، میں، کیونکہ عنایت خان نے کہا ہے، میں مختصر جواب دیتا ہوں۔ایک تو یہ کہ جو ڈی ایچ کیو میں جو Lower staff کی بھرتی ہوتی ہے، Typically across the district ہوتی ہے، مجھے بڑی خوشی ہے کہ 216 لوگ ان کے حلقے کے ہیں، ان شاء اللہ آگے بھی کوشش کریں گے کہ اس سے زیادہ ہوں۔ابھی خلیق بیٹھے تھے، ان سے میں نے Confirm کیا، چونکہ وہ نوشہرہ کے ہیں تو انہوں نے مجھے اطمینان دلایا کہ بڑی اچھی ریکروٹمنٹ ہوئی ہے، خٹک صاحب نے بھی بڑی کوالٹی کی جو ہے وہ سب نے Ensure کرایا ہے، کوئی ان کو گلہ نہیں تھا تو میرے خیال میں تو یہ بھی نوشہرہ کے ہیں، وہ بھی نوشہرہ کے تو شاید Political opposition ہے شاید وہ کرنا چاہیں گے، میں صرف مثال دیتا ہوں، ابھی میں نے پوچھ لیا ہے کہ سٹیٹ لائف نے کوئی خط لکھا یا نہیں لکھا یا وہاں پہ سروسز کیوں روکی گئی ہیں؟ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا، ایک بات That I am sure of یہ ضرور سٹیٹ لائف نے نہیں لکھا ہو گا کہ پانچ ہزار کے بجائے پانچ لاکھ روپے نکالے جاتے ہیں، اگر کوئی کیس ہو گا، اگر یہ لکھا ہے تو بالکل سارے بورڈ کو اڑادیں گے لیکن I am sure کہ یہ نہیں لکھا اور اسمبلی کے فلور پہ آنریبل ایم پی اے صاحب کہہ رہے ہیں، میں ریکویسٹ کروں گا کہ تھوڑا سا جو ہے وہ کہیں، لیکن وہ خط میں ابھی ڈیپارٹمنٹ سے لے لوں گا، اگر کوئی خط ہے تاکہ جلد سے جلد سروسز بحال کریں، میں سٹیٹ لائف اور اس پہ کہتا ہوں، ہمارا پورا ایک آڈٹ ہوا Third party audit ہوا، بڑی اچھی اس کی Findings آئی ہیں، کوئی میجر ایشو سٹیٹ لائف میں نہیں دکھایا گیا صحت کارڈ میں، ہاں جہاں پہ ایشو آتا ہے ہم نے ہمیشہ کہا ہے کہ ہر سکیم میں کوئی نہ کوئی ایشو آتا ہے، ایک ہاسپیٹل پشاور میں ایک Incident ہوا تھا، حالانکہ بہت بڑا ہاسپیٹل ہے، اس کو ہم نے پروگرام سے نکال دیا تھا، جتنی بھی سفارشیں آئی ہیں، بغیر Full inquiry کے، بغیر کسی Measures کے وہ ہاسپیٹل واپس نہیں ڈھلے گا، یہ ہم نے مثال بنانی ہے، باقی جو ہاسپیٹلز کے ایشوز ہیں ان کی بات صحیح ہے، میں دوبارہ قاضی حسین احمد ہاسپٹل جاؤں گا، نیا بورڈ وہاں پہ لگا ہے، ابھی بھی بڑے اچھے آفیسرز ہیں، ہمارے ایکس سیکرٹری ہیلتھ تھے، اشفاق صاحب، ان کو لگایا گیا ہے تو بڑے Competent officers ہیں، ان شاء اللہ ہاسپیٹل اور بہتر ضرور ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔جی اختیار ولی صاحب۔

جناب اختیار ولی: سپیکر صاحب، آنریبل منسٹر صاحب کو میں یہ On oath کہتا ہوں کہ کوئی بھی میری Political intentions نہیں ہیں، جو ادارے لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے ہوتے ہیں، اختیار ولی ایسی چیزوں پہ گندی سیاست نہیں کرتا، میری تاریخ گواہ ہے، میری ہسٹری ہے، میں آنریبل منسٹر صاحب کو یہ کہہ دوں کہ آپ نے جو بورڈ بنایا ہے، جس پہ آپ نازاں ہیں، ایک تو آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا، میں نے آپکو بولا کہ ہزاروں لوگوں کے بجائے ہمیں صرف دو سو پندرہ لوگوں کی لسٹ فراہم کی گئی ہے جس میں وہی بات میری تصدیق کو پہنچتی ہے کہ اس میں دس پرسنٹ لوگ نوشہرہ کلاں کے اور PK-63 کے نہیں ہیں، ایک۔ نمبر ٹو، جس بورڈ کی یہ بات کر رہے ہیں، تعریف کر رہے ہیں، میرے بھائی آپ بجا ہوں گے لیکن میں آپ کو بتاؤں کہ آپ کے بورڈ میں * +اور * + +لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، Irrelevant لوگ بیٹھے ہیں جنکا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے، جن کا صحت کے شعبے سے کوئی رشتہ نہیں ہے، جن کا اس سے پہلے ایک کریانے کی دکان چلانے کا Experience نہیں تھا اور وہ لوگ آکر بورڈ آف گورنرز کے ممبرز بن گئے ہیں، جناب سپیکر، اندازہ کریں کہ اس ہسپتال کی حالت کیا ہو گی، وہاں مریضوں کو کیا سہولت پہنچائی ہو گی؟ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ قاضی حسین احمد میڈیکل کمپلیکس کے بورڈ کے تمام لوگوں کی، آپ انکی ایجوکیشنل کوالیفیکیشن لائیں، اسمبلی فلور پہ آپ پیش کریں، اگر آپکو وہ خود اچھے لگے، میں آپ کو تالی بجاؤں گا، ڈیسک بجاؤں گا لیکن اگر وہ Eliminate کرنے کے ہوں تو ان کو Terminate کر کے باہر کریں اور قابل لوگوں پر مشتمل نیا بورڈ تشکیل دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، جی تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب اختیار ولی: اور سر، میری ایک درخواست کہ Let's take this Question to the concerned Committee, وہاں پہ اس میں بڑی چیزیں ہیں، وہاں پہ اس کی Scrutiny ہو، تھوڑی Investigation ہو تاکہ معاملات Dig out ہوں، اس پہ Dirty politics نہیں کھیلیں گے بلکہ قومی ادارہ ہے اس کو بچانے کی کوشش کریں گے، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں، جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر صحت و خزانہ: سپیکر صاحب، یہ دیکھیں ہم جمہوری لوگ ہیں اور جمہوریت میں جو لوگوں کی کوالٹی

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

ہوتی ہے، وہ صرف ان کی تعلیم سے نہیں جڑی ہوتی ہے، یہ کہنا کہ کسی نے میٹرک کیا تو وہ ہسپتال کے بورڈ پہ نہیں لگ سکتا، یہ زیادتی ہے۔ دیکھیں آپ UK میں دیکھیں، آپ کو پتہ ہے کہ ٹونی بلیئر نے O levels نہیں کئے تھے، یعنی ٹونی بلیئر میٹرک، آپ کو پتہ ہے کہ Steve jobs یونیورسٹی Dropped out تھا، دیکھیئے اس طریقے سے آپ تو سیاستدان ہیں، آپ سیاستدان ہوتے ہوئے اپنے ووٹرز کو کیا، ان لوگوں کو پبلک کی نمائندگی تو ہونی چاہیئے۔ ایک چیز ہے کہ ہم بورڈز میرٹ پہ لگاتے ہیں، سارے ہاسپیٹلز دیکھ لیں، میں ابھی دیکھ لوں گا کہ جو انہوں نے حشر کیا ہے، یہ سارے Discos کے بورڈز کا کہ سارے On merit boards جو ہیں وہ ہٹا کر اپنی Choice کے لوگ وہاں بورڈز پہ لگا رہے ہیں، اس کی وجہ سے بجلی ٹھیک ٹھاک ہو گئی تھی، وہ ابھی نہ بجلی ہے، بل آسمانوں تک پہنچ گیا ہے، تو یہ نصیحتیں پہلے اسلام آباد میں کر لیں، لیکن اس پہ مجھے بڑا شدید اعتراض ہے کہ کوئی میٹرک پاس ہے تو وہ بورڈ پہ نہیں ہو سکتا، اگر وہ ایک ووٹر ہے، اگر اس علاقے سے اس کا تعلق ہے، اگر اس کی سمت صحیح ہے تو وہ صحیح ہو گا، میں نے تو یہ بتا دیا کہ بورڈ کا جو چیئرمین ہے وہ سیکرٹری ہیلتھ ہے، اب ضرور آپ ہمارے سارے بورڈز دیکھ لیں، ان میں وہ لوگ ضرور ہیں جن کا ہیلتھ سے تعلق ہے لیکن Public citizen ہیں، تقریباً سارے بورڈز پہ خواتین ہیں، شاید In fact یہ واحد بورڈ ہے جس پہ کوئی خاتون نہیں ہے لیکن یہ ایک Oversight ہو گئی تھی، لیکن سارے بورڈز پہ خواتین کی Representation ڈالی ہے، ہم نے Financial experts ڈالے ہیں، ہم نے کیمونٹی کے لوگ ڈالے ہیں اور اس لئے یہ ہاسپیٹلز ساتھ ساتھ بہتر ہوئے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے، تھینک یو۔ یرہ جی خو تاسو Cross talk، بس دہ اوشوہ جی۔ جی Sorry (شور) میں کمیٹی کو Refer کرتا ہوں، ووٹنگ کر لیتے ہیں، ٹھیک ہے ووٹنگ کر لیتے ہیں، ٹھیک ہے۔

Is it the desire of the House that the Question No. 15578 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The “Noes” have it; it is dropped. Question No.

جی کاؤنٹ کریں، جو Yes والے ہیں، Yes والے کھڑے ہو جائیں، Yes والے کھڑے ہو جائیں، Yes والے، Yes والے کھڑے ہو جائیں، Yes والے کھڑے ہو جائیں۔ سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی No والے کھڑے ہو جائیں، No والے، No والے کھڑے ہو جائیں، No والے کھڑے ہو جائیں، No والے کھڑے ہو جائیں۔

(شور)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: Eleven vs. Twenty seven, eleven vs. twenty seven, defeated. بیٹھ جائیں، گیارہ ستائیس، لیکن جو انہوں نے بات کی اور جس طرح لائق محمد خان کہہ رہے ہیں، ہمارے لئے ہر طبقے کے لوگ قابل عزت ہیں، قابل احترام ہیں، گجر بھی ہمارے بھائی ہیں، جو بھی آپ آئے ہیں، انہوں نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں، ان کو میں حذف کرتا ہوں جی، خیر ہے وہ زیادہ جذباتی ہو گئے ہے، ان کو سمجھ نہیں آئی۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر 15592، سردار محمد یوسف صاحب، Lapsed، وہ اختیار ولی صاحب بعض وقت بہت جذباتی ہو جاتے ہے، ان کو سمجھ نہیں آتی وہ کیا کہہ رہے ہے، نئے نئے Politics میں آئے ہیں، اس وجہ سے PDM کی وجہ سے جیتے ہیں، خیر ہے کوئی گناہ نہیں ہے ان کا۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اس اسمبلی میں آپ پہلی دفعہ آئے ہیں، اس وجہ سے جی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

15368 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے عالمی وباء کورونا سے بچاؤ کے لئے ویکسین کی خریداری عمل میں لائی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے اب تک کن ممالک سے کتنی مقدار اور مالیت کی کورونا ویکسین خریدی ہے، نیز مذکورہ خریداری کس اتھارٹی نے کن وجوہات اور شرائط کی بناء پر کی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) حکومت پاکستان نے دو طرفہ معاہدوں کے ذریعے مجموعی طور پر 185 ملین ویکسین کی خوراکیں خریدی ہیں، اس سلسلے میں معاہدے اور فیصلے NCOC,M/o NHSR & C اور NDMA کی مجاز اتھارٹی کی طرف سے کئے گئے ہیں، لہذا لاگت کے لحاظ سے ان حکام سے اس کے مطابق مزید تفصیلات طلب کی جا سکتی ہیں، حکومت خیبر پختونخوا اپنے مینڈیٹ کے مطابق صرف ان ویکسینز کی رسد اور تقسیم میں مصروف ہے۔

15519 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک Mother & Child Care Hospital تعمیر کرنا چاہتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک اس کی تعمیر کے حوالے سے کتنا ہوم ورک مکمل کیا گیا ہے، نیز مذکورہ ہسپتال ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں کس جگہ پر تعمیر کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ صحت نے ڈیرہ اسماعیل خان کے لئے مالی سال 21-2020 کی ADP میں Feasibility study for establishment of Child Care Hospital & Mother at D. I. Khan سکیم میں شامل کیا تھا جس کے لئے پانچ ملین روپے مختص کئے گئے تھے جس کے PC-II کی منظوری PDWP سے 10-02-2021 تاریخ کو پانچ ملین روپے پہ ہوئی تھی لیکن محکمہ مواصلات و تعمیرات نے نہ تو Consultant کو Engage کیا اور نہ PC-1 بنایا، جس کی وجہ سے موجودہ مالی سال کی ADP 2022-23 میں شامل نہیں کیا گیا۔

15576 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا پشاور کے KTH, HMC اور لیڈی ریڈنگ ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی مطلوبہ تعداد موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ تینوں ہسپتالوں کے تمام شعبوں میں کل کتنے پروفیسرز، ایسوی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، سینیئر رجسٹرار، جونیئر رجسٹرار اور پی۔ جیز کی تعداد کتنی ہے، ہر ہسپتال کے ہر شعبے کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ KTH, HMC اور لیڈی ریڈنگ ہسپتالوں کے تمام شعبوں میں کل کتنے پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، سینیئر رجسٹرار، جونیئر رجسٹرار اور پی۔ جیز کی تعداد اور ہر شعبے کی الگ الگ ڈاکٹروں کی تفصیل منسلک ہے۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

15592 _ سردار محمد یوسف زمان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ میں زلزلہ کی وجہ سے مختلف آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز تباہ ہوئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع مانسہرہ میں تعینات ڈاکٹروں کی رہائش گاہیں بھی تباہ ہوئی تھیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ان میں سے کتنے آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز تعمیر ہو چکے ہیں اور کتنے پر کام جاری ہے، نیز ڈاکٹروں کی رہائش کا کیا بندوبست کیا گیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضلع مانسہرہ میں 2005 کے زلزلے میں باون (52) مراکز صحت تباہ ہوئے تھے جن میں آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریاں شامل تھیں جن میں سے چالیس مراکز صحت کی ذمہ داری مختلف ملکی اور غیر ملکی تنظیموں نے اٹھائی تھی، ان میں اڑتیس (38) مراکز صحت کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے جن کے ساتھ سٹاف رہائش گاہیں بھی شامل ہیں۔ جن ہسپتالوں کے ساتھ رہائش گاہیں تعمیر نہیں ہوئیں ان کے نام درجہ ذیل ہیں:

بی ایچ یو شوہال نجف خان، آر ایچ سی لساں نواب، بی ایچ یو بلکوٹ، آر ایچ سی بٹل، بی ایچ یو کھولہ، ڈی ٹائپ ہسپتال گڑھی حبیب اللہ، اور سٹاف کالونی ڈی ایچ او آفس مانسہرہ شامل ہیں۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ

Pledge کئے گئے مراکز صحت میں سے صرف دو مراکز صحت BHU Khanian اور BHU Kotgali پر کام شروع نہیں ہوا، سال 2022-23 میں Completion of Balance/Left over Era in KPK of Rs. 369.00 Million مختص کئے ہیں اور اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے اے ڈی پی میں 369.00 ملین کی لاگت سے نامکمل مراکز صحت کے لئے یہ رقم مختص کی گئی ہے جس پر جلد از جلد کام شروع ہو جائے گا۔

اراکین کی رخصت

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No. 2. 'Leave Application':

جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے، 13 ستمبر؛ جناب فضل حکیم خان صاحب، ایم پی اے، 13 تا 21 ستمبر؛ ڈاکٹر ہشام انعام اللہ صاحب، ایم پی اے، 13 ستمبر، جناب عبدالکریم خان صاحب، معاون خصوصی، 13 ستمبر، محترمہ مدیحہ نثار صاحبہ، ایم پی اے، 13 ستمبر، محترمہ ملیحہ اصغر صاحبہ، ایم پی اے، 13 ستمبر، ملک شاہ محمد وزیر صاحب، منسٹر، 13 ستمبر، سردار محمد یوسف صاحب، ایم پی اے، 13 ستمبر، جناب کامران بنگش صاحب، معاون خصوصی، 13 ستمبر، جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر، 12 تا 21 ستمبر، حاجی قلندر لودھی صاحب، ایم پی اے، 13 ستمبر، جناب محمد نعیم خان صاحب، ایم پی اے، 13 ستمبر۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The leave is granted.

تحریک التواء

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No. 6. 'Adjournment Motions': Mr. Ikhtiar Wali, MPA, to please move his adjournment motion No. 445.

<u>جناب اختیار ولی:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ Again, it's a matter related to the Health department جناب سپیکر صاحب، ہیلتھ منسٹر صاحب سے تقریباً کوئی ڈیڑھ ماہ سے میں درخواست کر رہا ہوں، بار بار میں مجبور ہوں کہ مجھے پھر یہ ایڈجرنمنٹ موشن اسمبلی میں لانا پڑی کہ نوشہرہ کی ایک یونین کونسل تھی اور اس کا بڑا ایک مخصوص علاقہ تھا بدرشی، جس میں ڈینگی کا Attack ہوا تھا تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل اور ان کو میں نے بروقت اطلاع بھی دی، سیکرٹری ہیلتھ کو بھی بتایا لیکن بروقت اقدامات نہ اٹھانے سے

اس وقت پورا ضلع اور پھر یہ ڈینگی کی وباء پورے صوبے میں پھیل رہی ہے تو جناب، میں یہ تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ:

اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ ڈینگی وباء پورے نوشہرہ میں آگ کی طرح پھیل چکی ہے اور یہ مرض دوسرے اضلاع کو منتقل ہونے کا بھی خدشہ ہے، ہزاروں لوگ اس مرض سے بری طرح متاثر ہو چکے ہیں، لہذا قاعدہ 73 کے تحت میرے نوٹس کو تفصیلی بحث کے لئے منظور کیا جائے تاکہ اس مرض کا بہترین علاج اور اس پر قابو پانے کے لئے حل اور تفصیلی بحث ہو سکے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by honourable Member, may be adopted for detailed discussion, in the House, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The “Ayes” have it.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7. ‘Call Attention Notices’: Malik Badshah Saleh, MPA, to please move his call attention notice No. 2524.

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی، شکریه سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بادشاہ صالح صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حالیہ تباہ کن سیلاب کی وجہ سے دیر بالا اور خاص کر حلقہ PK-10 بہت متاثر ہوا ہے جبکہ ایکسیئن محکمہ مواصلات و تعمیرات اپر دیر جناب شاہنواز خان صاحب نے اپنے ذاتی مقاصد کی تکمیل کے لئے بغیر اشتہار کے اپنے ہم خیال ٹھیکداروں میں کروڑوں روپے کے ٹھیکے دیئے ہیں، جس سے کرپشن عیاں ہو چکی ہے جبکہ ایس ای صاحب تیمر گرہ نے بھی اس کی منظوری دی ہے۔ مذکورہ ایکسیئن صاحب کے خلاف تحقیقات کروا کر ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، دا کوم سیلابونه چې راغلي وو او کوم تباهي چې شوې ده، ټولې دنیا ته هم معلومه ده او۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کال اټنشن دے۔

ملک بادشاہ صالح: ماته هم معلومه ده، او منسټر صاحب ته د دې هر څه خبره پته هم ده، زمونږ په 17 تاریخ اولنے یو سیلاب اولګیدو، په تیر شوی 17 تاریخ ګوالدئ کونسل ورته وائی چې جی دا ئے بالکل اووه اته کلومیټره روډ په دېکښې خراب شو، روډونه بند شول، د هغې نه پس ما دې ایکسیئن صاحب سره زما رابطه اوشوه او ما اوئیل په دغه روډ باندې سینتیس (37) کروړ روپو ټینډرډ هم شوے دے، ورک آرډر ورته ملاؤ شوے دے، خو کار پرې نه دے شروع شوے۔ ما ایکسیئن صاحب ته درخواست اوکړو چې مهربانی اوکړه او دغه کوم کسان چې دی، د هغوئی دغه وکړه بنیګړه ورسره وکړه، په دغې کښې دا شامل کړه او مهربانی اوکړه دا روډ جوړ کړه، هغه ما ته اووئیل چې ټهیک ټهاک ده، بیا دلته زما طارق چیف صاحب ډیر عزتمند او دروند او پاک سړے دے، اللہ دې چې چرته وی خوشخاله دې ساتی، ما دا خبره د هغوئی مخکښې کیخودله، نو هغه هم ما ته په هغه وخت کښې دا اووئیل چې بالکل ته چې دا څه وائې ما هم ورته دغه شان وئیلی دی۔ بیا داسې شے اوشو په چوبیس پچیس تاریخ چې کوم سیلاب راغے جی، هغه زمونږه هغه ټول هرڅه چې وو هغه حلقه ئے بالکل، لکه ډیر او کمراټ سائیډ او کوهستان او سوات ئے هم تباه کړے دے او ډیر دا کوم ډیر کوهستان، سوات کوهستان دا مکمل، خو عشیرئ دره، دا تباهي سره مخامخ شو، زه پخپله تلے یمه جی، په هیلی کښې تلے یمه، دا کمراټ کښې ټورسټس ګیر وو، او زه لاړمه هغوئی ته اورسیدم او هغوئی ډیر تکلیف کښې وو، خوراک ورته هم مسئله وه، او هغوئی ته ما اووئیل جی تاسو اوس مه یریږئ زه رارسیدلے یمه، که څه انتظام ستاسو اونه شو، زه به مخکښې یم تاسو به راپسې یئی، ما به په تاسو له ځائے په ځائے د خوراک او د چائیو بندوبست کړے وی، زه به تاسو داسې ځائے ته رسوم چې کوم ځائے نه تاسو بیا په ګاډو کښې تلے شئ۔ بیا زه پیاده راروان شوے یم، کلکوټ ورته وائی، چې زه دلته رااورسیدم، هغلته خو څه پروګرام نه وو، روډونه هغه هر څه اوړلے شوی وو، کلکوټ ته چې

زه راغلم، د هغه کلکوټ یو پل دے جی، دا ئے اوړلے وو نو د کلکوټ ټول قوم او د کمراټ ډیویلپمنټ اتهارټی، ایکسیویټر (Excavator) اؤ ډیزل ورله TMA ورکول، سابقه کوم MPA چې وو په هغه ټائم کښې هغه هم ورته ولاړ وو، تحصیل چیئرمین چې د کلکوټ دے هغه هم ورته ولاړ وو، قوم هم وو او ماته ئے اووئیل چې دا اوګوره مونږ دا ریکارډ قائمه وو چې نن به دا روډ مونږ کهلا وو، بیا زه چې ښکته په مکمله پیاده راغلم او وزیر اعلیٰ صاحب په هغه ورځ دوره باندې وو نو زما کوشش وو، چې زه اورسم او د هغوئی سره ملاؤ شم، خو چې زه راورسیدم، نو بری کوټ ورته وائی چې هلته زه ور اورسیدم نو وزیر اعلیٰ صاحب واپس تلے وو، هغه دا هر څه د هیلی کاپټر نه لیدلی هم دی جی، بیا چې زه راغلم نو ځائے په ځائے حالات چې وو نو دنیا ورانه شوې وه، خو زه بیا هم راغلم او ما ایکسین صاحب ته ټیلیفون هم اوکړو چې ته مهربانی اوکړه یره ته پخپله Visit اوکړه چې ته هر څه اووینی هغه څه داسې بادشاه ټائپ سړے وو، نو هغه اووئیل چې یره سب انجینئر به زه اولیږمه او زه فارغ نه یم، ما اووئیل بس دا اوکړه بیا زه د هغه ځائے نه واپس راغلم جی، بیا لاړمه عشیرئی درے ته هلته هم کار شروع وو، نو هغه د ایمرجنسی چې کوم کارونه وو هغه باندې یو ایکسیویټر (Excavator) لګیا وو چې یره مونږ دومره روډ اوس کهولاؤ کړو، چې دا کوم ګاړی بندی دی، کوم خلق بند دی، چې دا په څه طریقه پاس کړو، بیا هم هغو ته دغه ریکوسټ وو چې یره که تاسو یوه ګهنټه کار اوکړو نو زه به ایکسئین ته اوئمه او تاسو ته به دوه ګهنټے درکښې، خو تاسو ورځ او شپه په ځان یوه کړئی او دا روډونه بنیادی طور مونږ له بحال کړئی، بیا به ئے څه پروګرام اوکړو، بیا زمونږ په پانچ تاریخ اجلاس وو، نو هفته پس د اتوار په ورځ زه راغلم او دلته د پیر په ورځ اجلاس وو، نو چې زه واپس لاړم د شپے په دس بجے، ما ته یو ټیلیفون راغلو چې یره ستاسو سی اینډ ډبلیو دفترو کښې څه ټینډرے کیږی، ما بیا ایکسئین صاحب ته ټیلیفون اوکړو، ما اووئیل چې ایکسئین صاحب دلته چې زه اورم چې څه ټینډرے کیږی، نو هغه ما ته اووئیل چې نه چا چې دا کارونه کړی دی، نو مونږ کوشش کوؤ چې یره دوئ له څه بیلونه ساز کړو او په ایمرجنسی کښې ورته څه پیسې ور اورسو، ما ورته بیا هم جی خدائے

واحد له شریک دے چې ما ورته بیا دا هم اووئیل چې خیر دے ، دا کوم خلق چې پخپله انویسټمنټ کړے وی، نو ته مهربانی اوکړه که دوئ سره ته څه بنیګړه اوکړه، یره جی، بیا ماته چا ټیلیفون اوکړو چې ته خبر نه ئے او ستا په حلقه کښې دې سړی د کروړونو روپو ټینډرے اوکړے ، نو ما بیا ایکسئین صاحب ته ټیلیفون اوکړو د شپے ساړے دس ګیاره بجے ، ما ته وائی چې دا پیسې خو ما لګولی دی زه هغه ټینډرے کوم، نو زه خو غلے شوم ما اووئیل ایکسئین صاحب دا ته څه وائے ماته وئے چې پیسې ما لګولی دی، ما خو تا ته وئیلی وو چې ایمرجنسی کښې د خلقو سره بنیګړه اوکړه ته وائے دا پیسې څنګه اولګیدلے ؟ 52 دی که 50کروړ دی که 70کروړ په هغې ټائم کښې دوئی ټینډرے کړے وے ، ټینډرے شوې دی او دا 52 کروړ کوم چې منسټر صاحب ته ما دا هر څه لیږلی دی، چې اشتهار په نوټس بورډ لګوی او سمدستی ئے بیا ټینډر کوی، څه ناآشنا غونډې، هغه اصول ئے هم نظر انداز کړل او بدمعاشی ئے هم اوکړه چې زه پیسې هم لګوم او دغه مے هم اوکړل۔ جناب سپیکر، نو ما ته دا ټینډرے چا راولیږلے ، نو چې ما دا ټولے ټینډرے اوکتلے نو بیا خو زه په ځان نه پوهیدمه چې دا سړے څه کوی، نو دوئی ته ما بیا ټیلیفون اوکړو ما ورته اووئیل چې دا ظلم دې اوکړو او زیاتے دې اوکړو، خو الله به دې شرمئ او که ته زما نه خلاص شوے ، نو ته به اوګورے ، تا نه دومره غلطی اوشوه او بلنډر چې دا به معاف کیږی هم نه، یره جی دا د پانچ تاریخ شپه وه، دوئی دا نوټس د 29 تاریخ لګولے دے۔۔۔

جناب ډپټی سپیکر: ستاسو جی کال اټنشن نوټس راغلو، تاسو نوټس کښې راوستلو، منسټر صاحب به جواب در کړی جی۔

ملک بادشاه صالح: زه جی، لګ یو منټ، یو منټ۔

جناب ډپټی سپیکر: نه نه جی، دا ګوره یو وی جلسه او یو تقریر کول وی۔۔۔

ملک بادشاه صالح: بس دا یو منټ، یو منټ ټائم راله راکړه، خیر دے مه خفه کیږه نو اوس تاسو ولې غلط خلق، امریکه کښې یو اووئیل، وئیل پاکستانے داسې قوم دے په خپلې مور پیسې اخلی۔

جناب ډپټی سپیکر: جی۔

ملک بادشاہ صالح: په اسلام آباد کښې په پی ایم هاؤس کښې یوه بټوه پته کړه او دنیا ورته کتل، نو وائی چې په دې بحث مه کوئ، نو دا خو د پاکستان دشمن دے پکار ده چې دې چوک کښې ئے زوړند کړے وے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو خپله خبره اوکړئ۔

ملک بادشاہ صالح: جی دې ایکسیئن په 52 کروړ کښې غله کړے ده او ده پکښې Percentage اغستلے دے ، پیسه پکښې یوه نه ده تلے او ده ایډوانس کښې بلونه تیارول جی۔ جناب سپیکر، شعور ورته وائی، دا زما کلے دے ، دا محلے دې شعور دے ، سمند دے ، داسې دا ایریا په دیکښې جی یوه نیمه ورځ ټریکټر هغه سلپونه راغلی وو، بوریال ورته وائی دوه ورځے ټریکټر په هغې کښې کار کړے دے ، چې ما هغه کتل چې گورمه نو ایک کروړ ننانوے لاکھ، ایک کروړ اسی لاکھ، ایک کروړ، یره جی چې ما خلقو ته ټیلیفونونه اوکړل جی چې دا څه حساب دے ، بوریال والو ماته اووئیل چې یوه ورځ راغلے وو، لږ سلپونه وو هغه ئے پاک کړی وو، سمند والو نه مے چې تپوس اوکړو، نو قرآن ئے اوکړو چې هیڅ شئے نه دے راغلے ، شعور ته مے ټیلیفون اوکړو زما کلے دے ، زما محله ده، هغه اووئیل چې یره څه کړی دی صرف سوله گھنټے ئے کار کړے دے او هغه274 گھنټے لگولے وے ، دا ټول سسټم داسې روان دے جی، زمونږ په ضلع کښې۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ده جی۔

ملک بادشاہ صالح: دې سړی ظلم کړے دے جی، دا سړے بدلول زه نه غواړمه جی، چې دا بدل کړئ داپه دیر کښې پریږدئ چې دا قوم ئے اوینی چې دا داسې سړے دے ، او بل دا چې کم از کم هغه دیروجی خو پرے لږے چغې اووائ کنه، مونږ داسې قوم یو، پرون هم نگین ورته وائی بریکوټ کونسل په هغې کښې چھ کلو میټر روډ په چوده ورځو کښې زمونږ قوم نوے روډ جوړ کړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

ملک بادشاہ صالح: په دې وخت کښې جی ټولې ادارې او مونږ لگیا یو ټول۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شوه۔

(عصر کی اذان)

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ریاض خان صاحب، جی۔

جناب صالح بادشاہ: جناب سپیکر صاحب، دوئ دغه هم کړے دے، يوه خبره۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، نه جی۔ ریاض خان صاحب۔آپ بیٹھیں، یہ کال اٹینشن نوٹس دے دیا،آپ کا پوائنٹ آگیا۔ جی ریاض خان صاحب، یہ کال اٹنشن نوٹس ہے جی، کال اٹنشن نوٹس ہے جی، جی ریاض خان صاحب، ریاض خان صاحب۔

جناب ریاض خان(معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ریاض خان صاحب، ریاض خان صاحب، ریاض خان، میں آپ کو مائیک دے رہا ہوں،آپ بات کریں جی،ان کو ہم نے سن لیا جی، جی۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب، شکریه۔ دا سې ده جی چې---

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دا جی کال اٹینشن دے، دا څه کوئسچن نه دے، کال اٹینشن نوټس دے جی، خبره کوئ، خبره کوئ جی، خبره، دا کال اٹینشن نوټس دے، خبره کوه۔

(قطع کلامیاں)

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: نو هغه خبرې ته که مونږ پرېږدی نو زه به خبره اوکړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو خبره کوئ جی۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: نو هغه خو خبرې ته مونږ نه پرېږدی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ریاض خان، خبره کوئ جی، تاسو خبره کوئ جی۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: دا سې ده جی سپیکر صاحب، چې کوم کال اټینشن د بادشاه صالح صاحب طرف نه راغلے دے ، دوئ زما سره Discuss کړے هم وو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا کال اټنشن نوټس دے ، دا Question / answer نه دے جی، نه ایډجرنمنټ موشن دے ، تاسو خپله خبره کوئ جی، خبره کوئ جی۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: د ټولو نه اول جی، دا یو خبره کم از کم دې ټول هاؤس ته او دې ټول قام ته هم معلومه ده، د دې ټولې صوبې دې عوامو ته هم پته ده چې کوم۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا جی، کال اټنشن نوټس دے جی، دا راغلو جی، کال اټنشن نوټس دے جی، تاسو خپله خبره اوکړه، اوس د منسټر جواب واورئ جی۔ جی ریاض خان صاحب، تاسو وایئ جی۔

معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات: چې کوم صورتحال سره زمونږه دا بعضے ضلعے د دې سیلاب د راتګ سره چې کوم عوام مخامخ وو، نو ظاهره خبره ده د حکومت په هغې کښې چې څومره هم خپلے ادارے دی، هغوئی په خپل خپل ځائے باندې، په ایمرجنسی بنیادونو باندې، هغوئ چې کوم خپل کار شروع کړے وو، کم از کم دا دې هم دوئی ته واضحه وی، دا دې هم دوئی ته ثابته وی، د دې یوے خبرے که هغه زمونږه ریلیف دے ، که هغه زمونږه څومره هم ډیپارټمنټ دی، نو خاصکر زمونږ د سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ یا پی ډبلیو پی کښې نور چې د هغې سره زمونږ د عوامو واسطه وه، نو هغوئی نه شپے ته کتلی دی، نه ئے ورځ ته کتلی دی، نه ئے د هفتے چهټئی ته کتلی دی، نه ئے د اتوار چهټئ ته کتلی دی، خو هغوئ په هغې کښې لګیا وو، او هغه خپل چې څومره هم که د روډ Connectivity وه، که هلته کښې ریلیف رسول وو، که هلته کښې خلقو ته نور څه سهولت رسول وو، نو په هغه ټائم کښې چې کوم د سیلاب صورتحال وو په هغې کښې سهولت رسول وو، نو ټولے ادارے په هغې کښې لګیا وے ، او هغې کښې چې څومره که دلته زمونږه د اپوزیشن ممبران دی، هغه دوئی Appreciate کړی هم دی، دلته ئے هم Appreciate کړی دی او بهر په دې میډیا باندې ئے هم دوئی

Appreciate کړی دی، کومه خبره چې اوس راغلے ده د دوئی متعلق، نو دا سې ده سپیکر صاحب که د دوئی په ذهن کښې دا یو خبره وی، چې آیا دلته کښې څه اندهیر نګری ده او چوپټ راج دے، او څه خبره اتره روانه ده نو الحمد لله د تحریک انصاف، زه خبره کومه خو تاسو ما بیا خبرے ته هم نه پرېږدئ، الحمدلله د تحریک انصاف دے حکومت هغه ټولے دروازے بند کړی دی، آیا دا د دې صوبې تاریخ نه دے چې چرته په کومه ورځ باندې به هم ټینډر کیدلو، د ټینډر په ورځ باندې به ایکسئین په خپل دفتر کښې نه شو کښیناستلے، ځکه به نه شو کښیناستلے چې هغه ته به د دې ځائے د High up نه Call کیدلو، هغې خلقو به ځان له خپل ټاؤټان او خلق نیولی وو، او دا به ئے ورته وئیل چې دا ټینډر دے فلانکی له ورکړه، دا زما سپورټر دے، دے به سبا زما سره په الیکشن کښې سپورټ کوی یا به زما سره په دې څیز کښې حصه دار وی، نو دا اعزاز که حاصل هم دے، نو دا صرف د تحریک انصاف ګورنمنټ حاصل دے (تالیاں)

چې هغوی دلته کښې دا Online E-Bidding، Online tendering، او دا نن په دې ټول ملک کښې که هم دی، نو دس سی اینډ ډبلیو Finerدے۔ جناب سپیکر، زمونږ د خیبر پختونخوا د حکومت، نن هم دا زه په وثوق سره دلته ویمه چې که په کوم ځائے کښې هم په Favoritismباندې یا په پسند او ناپسند باندې چرته هم ټهیکه ملاویږی، ما ته دې راؤړی، ما ته دې اووائی، دفتر دروازے هم کهلاؤ دی، زه هم هر وخت ناست یم دوئ ته ما بار بار هم وئیلی دی، چې نه په دیر بالا کښې ټینډرے شوې دی، او په دې حوالے سره زه دلته په فلور د دې خبرے اعتراف کوم که تاسو ته دا چا وئیلی دی، نو دا ئے درته بالکل غلط بیانی کړے ده، نه په هغه ځائے کښې ټینډر شوے دے، نه چا ته ټهیکه ایوارډ شوې ده، نه په هغې کښې چا ته Payment شوے دے، نه په هغې کښې یوه روپۍ تر اوسه پورے چرته ټهیکدار ته ملاؤ دی، د ایمرجنسی بنیاد باندې دا د هغې چې کله ایمرجنسی Declare شی، نو په هغې کښې چې کوم زمونږه Requirement rules دی، هغه Rules بیا Suspend وی، په دېکښې چې کوم جواب مونږ ته راغلے دے ډپټی کمشنر په هغې کښې درے څلور لیټرے کړے دی ایکسئین C&W ته، چې په فوری طور بنیادونو باندې ماته دلته کښې ایکسیویټرے او مشینان پکار

دی، دا دلته را اورسوئ او دا روډ چې کوم بند دے چې دا روډ کهلاؤ شی، یو روډ نه دے ، درے څلور چې کوم نور Main روډونه دی، چې د هغې تفصیل هم دلته کښې دے چې ګوالدئ دے ، بانډې، کیچل روډ چې کوم دا ډیر په بد حالات کښې وو په هغه ټائم کښې، هغه روډونه هغوئی کهلاؤ کړی دی، د هغې نه روستو که د کوم Concern ایکسئین په هغه ضلع کښې پوهه وی، چې آیا کوم خلق په دې ټائم کښې داسې دی، چې هغه دا Afford کولے شی او مشینری راوړے شی او هغه دا کار کولے شی، نو هم هغه خلق هغوئی کال کړی دی، هغه د هغوئی سره Already په دې ډیپارټمنټ کښې دا لازم او ملزوم دی، کنټریکټر او ورکس ډیپارټمنټ چې څومره دی، دهغې نه روستو اوس د هغې Proper چې کوم دے Assessment کیږی، مونږ P&D ته هم دا وئیلی دی چې تاسو خپل M&D چې کوم ستاسو د P&D Under چې کوم د هغې کمیټی وی، تاسو یوه هغه هم Declare کړئ، هغه کمیټی تاسو Notify کړئ، او چې په کوم کوم ځائے کښې هم دا Flood damages څومره شوې دی، تاسو لاړ شئی او په ګراؤنډ بانډې ړومبے هغه هم اوګورئ، په هغې کښې هغې سره د ډی سی چې کوم هلته کښې ډسټرکټ ایډمنسټریشن دے د هغوئی خپل هم یو نمائنده د هغوئی سره وی، او هغه هلته کښې په ګراؤنډ بانډې ورځی، او هغه څیزونه هغه هلته کښې په ګراؤنډ بانډې Verify کوی، د هغې نه روستو چې کوم ریلیف ډیپارټمنټ دے زمونږه د PDMA، چې د هغې په Through چې کوم Payment هلته کښې تلے وی، نو ډسټرکټ ایډمنسټریشن ته د هغې نه روستو هغه Payment چې کوم دے په Proper Measurement بانډې چې کوم هلته کښې Measurement اوشی، د هغې نه روستو هغې کنټریکټر ته هغه Payment کیږی، نو داسې څه خبره بالکل نشته، دا دوئی ته زه یقین دهانی د دې ځائے نه ورکوم چې که بیا هم د دوئی څه Doubt وی، دوئی دې پخپله هم په هغه کمیټئی کښې وی، او هلته دې ورسره لاړ شی، او پخپله دې ورسره په یو یو سکیم بانډې بیا اوګرځی، د دوئی سره د هغه حلقے د هغه علاقے Mandate دے۔ جناب سپیکر، باقی دوئی که نشاندهی کوی نو زه ئے Appreciate کوم هم که دا په دې نورو حلقو کښې هم داسې وی، نو هم ورته دا زما Statement دے ، چې باقاعده دې دوئی پخپله بانډې بیا دې کمیټئی

سره راشی، هلته کښې دې اوګرځي په Proper Measurement دې اوکړی، د هغې نه روستو به Payment کیږی، او داسې هیڅ څه قسم څه ټهیکے یا څه څیزونه ورکول، د دې څیزونو څه تصور هم نشته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شو۔

معاون خصوصی مواصلات وتعمیرات: ټینډر نه دے شوے بادشاه صالح صاحب، یو خو که هسې ستا ځان له د هغوی سره څه خبره اتره وی نو هغه ما ته نیشته پته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغوی خو د رته ډیر Clear، هغوی Clear د رته اووئیل چې یو هم نه دے شوے۔ Cross talk نہ کریں۔

معاون خصوصی مواصلات وتعمیرات: خو داسې څه خبره بالکل نشته جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه جی۔

Mr. Deputy Speaker: Call attention, Mr. Inayatullah, MPA, to please move his call attention No. 2525.

جناب عنایت اللہ: آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، لیکن آپ کو ہمیں موقع دینا چاہیئے تھا اس پہ، یہ کال اٹنشن-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی یہ کال اٹنشن نوٹس ہے، کال اٹنشن نوٹس پہ بحث نہیں ہوتی، ایک بندہ۔

جناب عنایت اللہ: لیکن کال اٹنشن نوٹس پہ لوگ بات کرتے ہیں، اس طرح نہیں ہے، یہ اسمبلی کی Tradition ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، آپ۔

جناب عنایت اللہ: اس لئے لوگ اس پہ بات کرتے ہیں، اس میں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آپ بات کریں۔

جناب عنایت اللہ: اور میں وزیر برائے محکمہ خوراک کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پنجاب سے خیبر پختونخوا کو آٹا کی ترسیل روک دی گئی ہے، جو کہ آئین کے آرٹیکل 151 کی خلاف ورزی ہے، سیلاب سے متاثرہ صوبہ خیبر پختونخوا کے لوگ پہلے ہی کسمپرسی کا شکار ہیں اور بھوک و افلاس سے متاثر ہیں۔ دوسری جانب ملک کے اندر ایسے حالات پیدا کرنا کسی بھی انصاف کے تقاضے کو پورا نہیں کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، آرٹیکل 151 آئین کا یہ کہتا ہے کہ Inter provincial trade

جو ہے وہ پارلیمنٹ کا Domain ہے، یعنی جو مجلس شوریٰ ہے، قومی اسمبلی اور Senate of Pakistan، یہ دونوں Jointly اس پہ قانون سازی کرتے ہیں، یہ کسی صوبے کا اختیار نہیں ہے اور صوبہ اگر کوئی Regulation اور کوئی Guideline دینا چاہتا ہے تو اس کی بھی پریزیڈنٹ سے Approval لے گا، تو اس لئے پنجاب خیبر پختونخوا تک جب آٹے کی ترسیل پہ پابندی لگا رہا ہے تو یہ آئین کی خلاف ورزی کر رہا ہے، یہ آئین شکنی کر رہا ہے اور Corrupt practices کے لئے راستہ کھول رہا ہے، مجھے خود میرے علم کے اندر ہے کہ پنجاب سے آٹا جو ہے وہ شروع ہو جاتا ہے، ان پہ ایف آئی آرز ہو جاتی ہیں، ان پہ جرمانے لگتے ہیں، Underhand deals ہوتی ہیں، لوگوں سے، ٹرکوں سے لاکھوں روپے لئے جاتے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں، یہ خیبر پختونخوا اسمبلی اور خیبر پختونخوا حکومت پنجاب حکومت سے یہ معاملہ Take-up کرے، پنجاب سے یہ Take-up کرے، اس صوبے کے اندر یہ جو آٹے کی قلت ہے، اس صوبے کے اندر یہ جو آٹے کے حوالے سے قیمتیں ہیں، قیمتوں کا مسئلہ ہے، پنجاب اور خیبر پختونخوا کے اندر آٹے کی قیمتوں میں فرق ہوتا ہے، کیوں ہوتا ہے؟ کیونکہ Constitution کو Follow نہیں کیا جاتا ہے، آرٹیکل 151 کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ یہ ایسا ایشو ہے کہ اس ایشو کو تو اس ہماری حکومت کو خیبر پختونخوا حکومت کو Council of Common Interest کے اندر اٹھانا چاہیئے، اس پہ احتجاج کرنا چاہیئے، یہاں سے کوئی Joint Resolution جانی چاہیئے، مذمتی قرارداد جانی چاہیئے کہ ہمیں کیوں آٹا کی ترسیل ہمارے ہاں رکوائی جاتی ہے؟ جناب سپیکر صاحب، یہ بڑا Serious issue ہے، ہمارے ٹریڈرز کو تنگ کیا جا رہا ہے، ہمارے لوگوں کو تنگ کیا جا رہا ہے، ان پہ ایف آئی ارز ہو رہی ہیں، ان کے ٹرک روکے جا رہے ہیں، اس طرح لگتا ہے کہ پنجاب الگ ملک ہے اور خیبر پختونخوا الگ ملک ہے، یہ کوئی الگ ملک تو نہیں ہے، یہ تو ایک ملک ہے، میرے صوبے سے بجلی آپ کے ہاں جاتی ہے، میرے صوبے سے گیس آپ کے ہاں جاتی ہے، آپ کے پنجاب لاہور اور پورے پاکستان کو گیس میں سپلائی کرتا ہوں، بجلی میں سپلائی کرتا ہوں، میری بجلی اور میرا یہ Tobacco آپ کے پاس آ جاتا ہے، میرا Sugar cane آپ کے پاس آ جاتا ہے لیکن آپ کے ہاں آٹا پیدا ہوتا ہے اور آپ اس پر راستے میں پابندی لگا دیتے ہیں، آپ میرے لوگوں سے راستے میں بھتے لیتے ہیں، پیسے لیتے ہیں، ان پہ ایف آئی آر کرتے ہیں، میں حکومت سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ حکومت اس کے بارے میں پوچھے۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Concerned Minister, to respond

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): جناب سپیکر صاحب، یہ میرے پاس کچھ ڈیٹا ہے، تھوڑی سی معذرت کے ساتھ، سپیچ بڑی اچھی تھی، یہ ہمارا واحد ایشو نہیں ہے، یہ ماضی میں ایشو رہا ہے اور Continuously بھی رہتا ہے اور جہاں پہ رہتا ہے ہم جو ہے وہ فوکس کرتے ہیں، جب ہمیں شور اٹھانا پڑتا ہے تو شور بھی اٹھاتے ہیں، صرف ابھی نہیں، جب خان صاحب وزیر اعظم تھے تو اس وقت بھی جب ہمیں ایشوز آئے تو میں خود میٹنگز میں Present رہا، جہاں پہ چیف منسٹر، چیف سیکرٹری یا چیف منسٹر نے مجھے بھیجا، ہم نے کبھی صوبے کے کسی ایشو پہ کوئی Compromise نہیں کیا، ڈیٹا بھی میں بتادوں گا، جو مجھے بتایا گیا ہے وہ یہ بتایا گیا ہے کہ جولائی کے بعد کوئی خاص ہمیں پرابلمز نہیں آئے ہیں، جہاں پہ آئے ہیں ہم نے فون اٹھایا ہے اور ایشو Solve ہوا ہے۔ سیلاب کی وجہ سے Short term issues رہے تھے، میرا گلہ فی الحال اپوزیشن سے یہ ہے کہ میں نے ذاتی طور پہ فاٹا کے بجٹ کی بات کی، اتنا ہی بڑا ایشو ہے، کوئی ایک بندہ نہیں بولا، اپنے NHP کی بات کی، یہی ہمارے تین چار ایشوز ہوتے ہیں، کوئی ایک بندہ کوئی ایک پارٹی نہیں بولی، بلکہ ایک پارٹی نے میرے Against protest کر دیا، تو مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ صرف جب آپ کو اچھا لگتا ہے اور Convenient ہوگا تو آپ آواز اٹھائیں گے، آٹا مہنگا ہے، کیوں مہنگا ہے؟ جب سے یہ فیڈرل گورنمنٹ آئی ہے، ان سے Economy کی ایک چیز نہیں سنبھل رہی، سنبھل رہی ہوتی تو پھر ہمیں ابھی کچھ کہنے کا نہ ہوتا، ہم جو بھی کہتے، ڈالر ہر روز جو ہے وہ آپ اٹھاؤ تو 220 سے 222، بائیس سے چوبیس، چوبیس سے چھبیس، اٹھائیس، تیس، آج بتیس پہ ہو گیا ہے، مجھے نہیں پتہ ہے یہ تو IMF کی Deal کے بعد ہماری Economy stabilize ہونی تھی تو پنجاب کے ساتھ آٹے پہ جو ایشوز ہیں، وہ ہم Sought کریں گے، ہم ان کے ساتھ فون اٹھا کر بات کریں گے، ہاں یہ میں ضرور سن رہا ہوں، بلکہ On the record یہ امپورٹڈ حکومت کی ٹی وی پہ Statements آرہی ہیں کہ ہم جس وقت چاہیں ہم پنجاب میں حکومت بدل دیں گے، اگر یہ کام انہوں نے کیا تو جو Political stability ہے وہ نہ صرف اور کم ہو گی بلکہ پھر ہمیں ایشو جو ہے وہ ضرور ہو سکتا ہے، But اس کا ایشو فی الحال نہیں ہے، اب بالکل نہیں ہے۔

ایک رکن: جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کاؤنٹ کریں، سیکرٹری صاحب۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت تیس اراکین اسمبلی موجود ہیں، لہذا دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو اس سے بھی کم ہو گئے، پہلے تیس تھے ابھی تیئیس ارکان اسمبلی یہاں پہ موجود ہیں، کورم Incomplete ہے۔

Mr. Chairman: The sitting is adjourned till 2:00 pm, afternoon, Monday, 26th September, 2022.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 26 ستمبر 2022ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)